تحمیدِ رحمان جل شانہ
ماہنامہ
لاہور
نعت
جولائی 2010

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
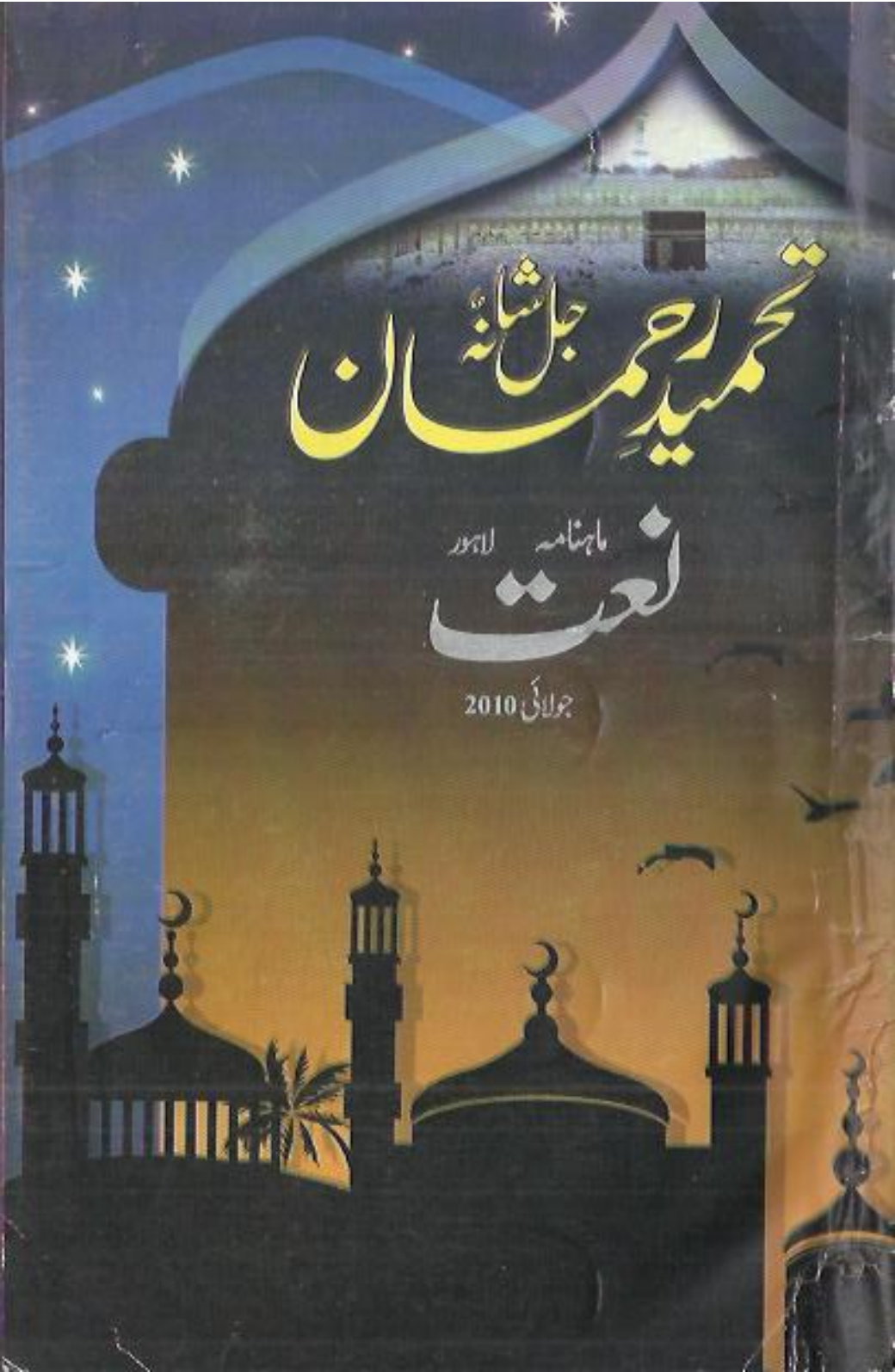
باقاعدہ اشاعت کا 23 واں سال
راجا غلام محمد (صدر ادارہ اقبال پاکستان) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ
نعت
لاہور

جلد 23 جولائی 2010 شمارہ 7

تحمید رحمان جل شانہ

ایڈیٹر: راجا رشید محمود 0313-6692530
ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر۔ اظہر محمود (0321-9409900)
منیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشرز
راجا رشید محمود
صدر
ایوانِ نعت
رجسٹرڈ

پرنٹرز: حاجی محمد نعیم کھوکھر نعیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ اور ڈیزائننگ۔ مدنی گرافکس فون 7230001
0321-9409200
0321-9409900

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زرِ سالانہ)
غیر ممالک کے لیے 100 ڈالر

بائنڈرز: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور
فون: 7463684

اظہر منزل نزد چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54600 e.mail: madnigraphics@hotmail.com

حمد میں نعت، سجودِ تحیت اور خدائے شہِ زمن کے بعد

شاعرِ نعت راجا رشید محمود کا

چوتھا مجموعۂ حمد

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

ناشر:

مدنی گرافکس (رجسٹرڈ)

مدنی میزبانوں

محمد اسلم گجر (ایڈووکیٹ)

اظہر حسین طارق

محمد اعظم

محمد اشفاق بھٹی

میاں محمد انور

اور ڈاکٹر محمد ارشاد

کی محبتوں

اور

عبدالمجید خان

ثناءاللہ چودھری

اور سید فضل الرحمٰن

کی شفقتوں کے نام

فہرست

۲۸ جو نظر آیا خدا کو سائلِ روحانیت
اس کو فرمایا ہے اس نے قابلِ روحانیت — ۴۶

۲۹ یہ جو چشمانِ محقر میں نمی ہے رات دن
پیشِ خالق صورتِ شرمندگی ہے رات دن — ۴۷

۳۰ یہ درِ رب ہے بجز یہ میرا سر ہے
اور یہی خواہشوں کا جوہر ہے — ۴۸

۳۱ خدا کی حمد و ثنا متن ہے تو سرخی نور
نہیں ہے نور سے رب کے کوئی مساوی نور — ۵۰،۴۹

۳۲ ہجرِ خالق میں کسی کی جو قضا آتی ہے
عرش رب سے اُسے آوازِ بقا آتی ہے — ۵۲،۵۱

۳۳ جو سیکھ گیا الفتِ سرکار ﷺ میں جینا
آیا ہے اسے حمد سرائی کا قرینہ — ۵۳

۳۴ بندہ ہوں میں تو رب بڑا بندہ نواز ہے
بدعملیوں کا اپنی گو قصہ دراز ہے — ۵۴

۳۵ پیشِ مالک جب ہوا تھا میرا فن پہلے پہل
حمدِ خالق کا تھا ہونٹوں پہ سخن پہلے پہل — ۵۵

۳۶ تو جو چاہے کہ ہو روشن مرا فردا یا رب
پوری کر خواہشِ تدفینِ مدینہ یا رب — ۵۶

۳۷ ہو گا حاصل بس اسی بندے کو نورِ آگہی
پائے تعمیلِ فرامینِ خدا میں جو خوشی — ۵۸،۵۷

۳۸ تو ہی جہاں کا ہے خالق، جہاں کا مالک تو
مرے خدا! ہے زمان و مکاں کا مالک تو — ۶۰،۵۹

۳۹ جو باغِ حمد سے رب نے کیے عطا غنچے
ہیں دل نشین و دل آویز و دل کشا غنچے — ۶۲،۶۱

۴۰ دل میں ہے حبِ غیرِ خدا پالنا وبال
درکار تجھ کو خیر ہے تو اس کو دے نکال — ۶۵-۶۳

۴۱ ویسے تو چاہتا ہے ہر انسان ارتقا
پر ارتقا ہے وہ جو دے رحمان ارتقا — ۶۶

۴۲ یہ دیدۂ بینائے بشر کس کے لیے ہے
تجھے کے سوا ذوقِ نظر کس کے لیے ہے — ۶۸،۶۷

۴۳ ذوقِ صلوات گزاری دیا ہم کو کس نے
اس رہِ راست پہ دوڑایا قلم کو کس نے — ۷۰،۶۹

۴۴ جو مختص ہوا غوطہ زنِ بحرِ عقیدت
اللہ نے کی اس کو عطا دانش و حکمت — ۷۲،۷۱

۴۵ ہر کام کا الٰہی ہے فاعلِ حقیقی
اس کے سوا نہ کوئی ہے فاعلِ حقیقی — ۷۳

۴۶ نعت و حمدِ رب سے جو منسوب ہے مقبولیت
صرف وہ رحمان سے مطلوب ہے مقبولیت — ۷۴

۴۷ واحد یہی ہے نکتہ اختر کی شاعری کا
حامد ہوں میں خدا کا، ناعت ہوں سیدی ﷺ کا — ۷۶،۷۵

۴۸ حمد بے حد ہے سزاوارِ خدائے دو جہاں
جس کا ذکرِ پاک ہے وجہِ قرارِ قلب و جاں — ۷۸،۷۷

۴۹ چلی تھی داتا نگر سے جو اک سوالی ہوا
بنی ہے کعبۂ خالق میں اتفاقی ہوا — ۸۰،۷۹

۵۰ جو کچھ بھی ہے از تحتِ ثریٰ تا بہ ثریا
دنیاؤں کی ہر شے پہ تصرف ہے خدا کا — ۸۲،۸۱

۵۱ خواہش ہے زخمِ معصیت کے اندمال کی
روزی خدایا! مجھ کو عطا کر حلال کی — ۸۴،۸۳

۵۲ ہمارے سر پہ یہ جو نیلگوں افلاک کی چھت ہے
خدا کی رحمت و رافت کی اک زندہ علامت ہے — ۸۶،۸۵

۵۳ ہے میرے جذبِ دل و روح و جگر کا غماز
طیرِ تخیل کی یوں سوئے عرب ہے پرواز — ۸۸،۸۷

۵۴ ہے تخیل کا سمندر آج اتنا موجزن
حمد کا اور نعت کا دل میں ہے دریا موجزن — ۸۹

۵۵ سرکار ﷺ کے اخلاق کی تنویر عطا ہو
اللہ! مجھے خواب کی تعبیر عطا ہو — ۹۰

شاعرِ نعت راجا رشید محمود کی حمدیہ کاوشیں

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہ

اٹھی ہوئی نہ دیکھی گئی تھی نقابِ ذات
دیکھی فقط حضور (ﷺ) ہی نے آب و تابِ ذات

تھا حضرتِ کلیم تک تو اجتنابِ ذات
کھولی بس ایک رات خدا نے کتابِ ذات

بندہ ہزار اشرف المخلوق ہے مگر
ممکن نہیں کہ ہو سکے وہ باریابِ ذات

جب تک نہ لایا خالقِ عالم حبیب (ﷺ) کو
ظاہر صفات کر کے رکھا بند بابِ ذات

دل میں لگن تو حاضری ہی کی تھی حضور (ﷺ) کی
اور ''اُدْنُ مِنِّی'' اُن کے لیے تھا جوابِ ذات

اک مستقل حجاب تھا پہلے بھی، اب بھی ہے
لیکن اٹھا حضور (ﷺ) کی خاطر حجابِ ذات

معراج میں کہا سنا جو کچھ تھا، راز تھا
''اَوْحٰی'' سے فاش ہو گیا رازِ خطابِ ذات

محمودؔ جن کی دینِ نبی (ﷺ) سے ہو دشمنی
ہوتا ہے عام ایسوں کی خاطر عتابِ ذات

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

دشمنِ رحمان ہیں کفّار اور ملاحدہ
ایک استمرار اشکبار اور ملاحدہ
ایک کب دنیا میں ہیں دیندار اور ملاحدہ
روزِ میزاں ایک ہوں گے نار اور ملاحدہ
دہریوں کی دہر میں واضح یہی پہچان ہے
خالقِ کونین کا انکار اور ملاحدہ
دشمنِ انساں ہے یہ اور دشمنِ رحمان وہ
ایک ہیں بے شُبہ دونوں، مار اور ملاحدہ
یا خدا! کر دے اِنھیں عزّت، اُنھیں ذلّت عطا
سامنے ہیں صاحبِ کردار، اور ملاحدہ
لازِم و ملزُوم اک دُوجے کے بے شبہ رہے
مالکِ کونین کی پھٹکار اور ملاحدہ
نیک و بد، سب کو یہ منظر دیکھنا پڑ جائے گا
حشر کا ہنگام اور قہّار اور ملاحدہ
اِس جہاں کی بات ہو محمودؔ یا عقبیٰ کا ذکر
نکبت اور کُفّار ۔ اور ادبار اور ملاحدہ

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ
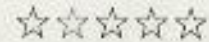
مالک! ملی ہیں راحتیں سب نام سے ترے
پھیلا سکوں جہان میں اسلام سے ترے
پایا عمل کا ذوق جو احکام سے ترے
دُنیا میں امنِ عام ہے پیغام سے ترے
سجدے ہماری زندگی میں کیوں نہ عام ہوں
تسبیح خواں ہم ہیں سرِ شام سے ترے
ہر شے نمُو پذیر ترے ابرِ لطف سے
قائم جو سقفِ دہر ہے تو بام سے ترے
ہوتا ہے زیرِ سایہ وہ الطافِ ذات کے
نکلا ہو گھر سے بندہ اگر کام سے ترے
یہ راز آپ کھولا ہے تو نے ہر ایک پہ
ہر بات تھی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی، الہام سے ترے
بندے تھے تیرے، تُو نے انھیں اولیاء کہا
وہ دوست تیرے ہو گئے، انعام سے ترے
دھڑکن دلِ رشیدؔ کی ربّی! تجھی سے ہے
انفاس میں ہے آمد و شُد نام سے ترے

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

ہر سال دید کعبۂ رحمان ہے اہم
ہے افتخارِ العباد پہ یہ لطف مغتنم
پیش سر در غفور کھڑا دیکھیے مجھے
خاموش سر خمیدہ بندھے ہاتھ آنکھ نم
اُمید التفات ہے دونوں ہی سے مجھے
رب مُعطی نعم ہے نبی (ﷺ) قاسم نعم
تخلیق سب ہے مالک و معبود کی فقط
اقلیم ہو عرب کی کہ ہو کشورِ عجم
یوں بھی ہُوا ہُوں دید درِ رب سے مستفید
دل میں بسائے آ گیا اللہ کا حرم
فرمایا مصطفیٰ (ﷺ) نے کہ اللہ ہے ۔ تو ہے
اپنے لیے تو بس یہی اک بات ہے اہم
جب تک نہ روئے سرورِ کونین (ﷺ) دیکھ لوں
اُس وقت تک نکالنا مالک! نہ میرا دم
محمودؔ مفتخر ہے اس اعزازِ خاص پر
اس کو ملا ہے حامدِ حمدِ خدا قلم

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

"اُدنُ مِنّی" رب کا ہے سرور (ﷺ) کو کہنا "آ قریب"
کون جانے پھر نبی ﷺ و رب رہے کتنا قریب
بند آنکھوں میں جو پایا نور کا ہالہ قریب
میں نے جانا ہو گیا ہوں رب سے مَیں خاصا قریب
تھا شبِ اسرا میں جب فرمان "اَوْ اَدْنٰی" قریب
تب ہوئے تھے اپنے خالق سے مرے آقا (ﷺ) قریب
جس نے اپنی جان دینِ کبریا پہ وار دی
میں نے اُس بندے کو اپنی جان کے پایا قریب
نفس میں جھانکا تو مجھ کو یاد مالک آ گیا
دل کی آنکھوں سے خدا کو مَیں نے یوں جانا قریب
یوں خدا کے گھر سے مَیں چلتا ہوں طیبہ کی طرف
کہتا ہے میزاب کا رُخ یہ کہ ہے طیبہ قریب
راستہ سیدھا یہی تھا واسطہ سچا یہی
مجھ کو عرفانِ نبی (ﷺ) خالق سے لے آیا قریب
حمدِ رب میں تر زباں رہنا تری قسمت میں تھا
تو جو محمودؔ محقق کے بھی رہتا قریب

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

ربّ کی نہ ابتدا ہے کوئی، نہ انتہا ہے
تعیین کی حدوں سے ذاتِ خدا ورا ہے
محمودؔ کو اشارہ سرکار (ﷺ) سے ملا ہے
اس واسطے لبوں پر تحمید ہے ثنا ہے
شہ رگ سے بھی قریں ہے جو مُقتدرِ حقیقی
خلّاقِ ہر جہاں ہے سجدہ اسے روا ہے
یہ حکم ہے قویّ و قیّوم کا، جو باعث
اَلوان اور طبائع میں اختلاف کا ہے
جب چاہے، لے لے واپس، روکے گا کون اس کو
خلعت وجود کا جب خالق ہی نے دیا ہے
ربِ رحمتِ عوالم کہتا ہے مصطفیٰ (ﷺ) کو
یوں رحمتوں کا ہر جا ہر در کھلا ہوا ہے
اسرا میں رب نے کاٹیں سب وقت کی طنابیں
محبوب ﷺ سے ملن کا ایسا بھی واقعہ ہے
مالک کی جلوتوں سے شہرِ حبیبِ رب (ﷺ) میں
"سورج تجلّیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"
خاکِ بقیعِ طیبہ مل جائے اوڑھنے کو
یہ مُنعمِ حقیقی سے اپنی التجا ہے

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

جب پہلے پہل گھر سے مَیں کعبہ کو چلا تھا
تپ دیدہ بدن میرا تھا، لرزیدہ تھے اعضا
آیا مری نظروں میں جُونہی خانۂ کعبہ
اک جشنِ مسرّت مرے اندر ہُوا برپا
ہر چار طرف مارتا ٹھاٹھیں جسے پایا
اَلطاف و عنایاتِ خدا کا ہے وہ دریا
تھے سامنے یُوں ربّ و پیمبر (ﷺ) شبِ اسرا
اک دُوجے کا فرمایا کیے دونوں نظارہ
مقبولِ خدا طیبہ میں فی الفور ہُوا تھا
"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"
تعمیل میں ہر حکمِ خدا کی جو رہے تُو
ہو عرشِ بریں جیسی ترے قلب کی کُٹیا
بندوں کو بھی اللہ نے تعلیم یہی دی
خُود اس کے خصائص میں رہا عہد کا ایفا

قرآنِ مُقدّس میں تدبُّر ہے ضروری
جو شخص کہ عرفانِ حقیقت کا ہو جُویا
کرنا ہے مجھے راضی فقط مالکِ کُل کو
ہوکا نہیں جنّت کا، نہ دوزخ کا ہے کھٹکا
خُوشنُودیٔ خالق کے لیے نعت کہو تم
ہر زخمِ معائب پہ رکھو حمد کا پھاہا
محمودؔ جب اغماض کیا حکمِ خدا سے
تو نکبت و ذلّت نے مسلمان کو گھیرا

....

کیسے پائیں کُنہِ ذاتِ کبریا مُتشکّکیں
اہلِ فکر و دانش و حکمت تو پا سکتے نہیں
اپنا خالق، اپنا مالک ہے خدائے عالمیں
جس کو اُونگھ آتی نہیں ہے، جس کو نیند آتی نہیں
بے سُتُوں اس نے بنا ڈالے ہیں ساتوں آسماں
پانی پر جس نے کھڑی کر دی ہے یہ ساری زمیں

☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

عنایات ہیں تیری بھرپور یا رب!
اُنھی سے ہوں مبرُوک و مسرُور یا رب!
تو کرتا ہے ہر عرض منظور یا رب!
مَیں شاکر ہوں تیرا، تو مشکُور یا رب
ہو منظوم کاوش کہ منثور یا رب
ہو تیری ہی مدحت میں مشہور یا رب
ہے اُمّت پریشان تیرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
ہوں رنج و الم اس کے کافور یا رب
وہ جس شخص نے تیرا کلمہ پڑھا ہے
نہ دُنیا کرے اس کو مسحور یا رب
بچا مغربیّت کے چُنگُل سے ہم کو
ہو قرآن ہم سب کا منشور یا رب
تُو تختِ جلالت پہ بیٹھے گا جس دن
مجھے رکھنا اُس دن بھی مسرُور یا رب

ماہنامہ" نعت" لاہور ۔ جولائی 2010 ۔ تحمیدِ رحمان

وہ عاداتِ احسن مجھے بھی عطا کر
جو کہیں تو نے قرآں میں مذکور یا رب
ملے زندگی سادگی، عاجزی کی
نہ کرنا کبھی مجھ کو مغرور یا رب
نہ بھڑّے میں شیطان کے آؤں، مولا!
مجھے رکھنا عصیاں سے معذور یا رب
تری راہ میں، پیروی نبی (ﷺ) میں
مصائب ہیں سب مجھ کو منظور یا رب
میں اٹھوں بقیعِ دیارِ نبی (ﷺ) سے
پھونکے جب سرافیل کا صُور یا رب
ترے گھر کے طوفِ مقدّس کو پھر اب
پہنچ جائے محمودؔ مہجور یا رب!

....

خالقِ عالم ہے وہ، معبود ہے، مسجود ہے
وسعتِ قوّت جو ہے اس کی، وہ لامحدود ہے

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

مُحیطِ عوالم ہے قدرت الٰہی
نہیں کوئی شے، کوئی کام اُس سے مخفی
ہے قانونِ خالق ہر اک سمت جاری
ہیں تعمیل کو سارے احکامِ باری
اسی سے ملا خلعتِ زندگانی
نہ کیوں سر سے دل تک رہے سجدہ ریزی
صلاحیّتِ فکر جس نے عطا کی
ہے معبودیت اس کی، عبدیّت اپنی
بلُوغت جو حاصل کسی کو ہو ذہنی
تو تحمید گوئی تقاضا ہے خلقی
کوئی آنکھ جس کو نہیں دیکھ سکتی
اسے دیکھتی تھی نظر مصطفیٰ (ﷺ) کی
عزیز و رءوف و رحیم اور ہادی
ہیں تنزیہی رب کی صفاتِ جمالی

وہ رحمان و ارحم ہے، مُنعم حقیقی

نبیّوں کو رُتبہ دیا اس نے عالی

جو ذاتِ مہیمن سمجھ میں نہ آئی

تو مُستشرقیں کی ہے کوتاہ فہمی

وہ خالق ہے، رازق ہے، وہّاب و کافی

کہ جچتی ہے معبود کو ہر بڑائی

اسی کی ہے تخلیق، جو شے ہے ارضی

دیا ہے نظام اُس نے ترتیب شمسی

یہ کوئل کا نغمہ، چہک غنچگاں کی

جو سمجھو تو رب کی ہے تسبیح پڑھتی

ہوائیں جو پانی اٹھائے ہیں پھرتی

یہ ہے قدرتِ کاملہ کبریا کی

نظر آ رہی ہیں اجازت سے رب کی

گھٹائیں اُمڈتی، ہوائیں سنکتی

پہاڑوں میں رکھیں فلزّات رب نے

چٹانیں ہی رکھتی ہیں لاوا اُگلتی

وہ قدّوس و قیّوم و دائم ہے، اس کے

تصرّف سے باہر نہیں چیز کوئی

وہ چاہے تو ہر شے کو نابود کر دے

وہ جس نے ہر اک چیز کو زندگی دی

درِ کعبہ پر جو نچھاور کیے تھے

وہی اشک تھے حمد خالق کے موتی

یہ فرمایا مالک نے "الانبیاء" میں

"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"

جو محمودِ مدحِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) راستہ دے

ثنائے خدا کو ہو میلان فکری

....

اِس پہ چل کر وقر پائیں گے جہاں میں مومنیں

غیر متبدّل ہے دستور خدائے عالمیں

الخبیر و العلیم و الولی و الرءوف

جاننے والا ہے سب کچھ اُس سے کچھ مخفی نہیں

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

حُبِّ خدا ہے صاحبِ کردار کی طلب
اُس کے لیے ہے دُنیا کی بیکار کی طلب

اُمّت کی مغفرت رہی سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طلب
رب سے نہ اور تھی شہِ ابرار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طلب

ہر وقت حمد کہنا تھی اشعار کی طلب
ہر سال حاضری دلِ سرشار کی طلب

یہ "اِھْدِنَا الصِّرَاط" کی دل سے کرے دعا
بندے سے تو یہی رہی غفّار کی طلب

اللہ چاہتا ہے، کریں راستی شعار
کرتا ہے دین بندوں سے ایثار کی طلب

خواہش یہ تھی کہ خواب میں آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھ لوں
کعبے کی دید تھی دلِ بیدار کی طلب

یہ تو تھی نزدِ رب روا محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے
موسیٰ کو بھی رہی تو تھی دیدار کی طلب

ربِّ جہاں خریطۂ بخشش عطا کرے
پیر و جواں کی، عاصی و دیندار کی طلب

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

حمدِ خدائے پاک میں دیں ساتھ کیا لُغات
خلّاقِ کائنات ہے وہ ربِّ کائنات

امداد گار ہو اگر وہ لاشریک ذات
جیتو ہر ایک رزم میں، کھاؤ کہیں نہ مات

سو بات کی کہی ہے قلندر نے ایک بات
سب مشکلوں سے دے گا ترا رب تجھے نجات

رکھ سامنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عنایت کے واقعات
حاصل رہے گا ربِّ دو عالم کا التفات

پیدا بھی تو ہیں ربِّ جہاں کے کیے ہوئے
تحمید خواں اُسی کے نہ کیسے ہوں شش جہات

اللہ نے تو سب کو بنایا ہے ایک سا
یہ دین ہے خدا کا، نہیں جس میں ذات پات

تعمیلِ حکمِ رب میں جو کوشاں رہے سدا
اُس مخلص کی ہے کامیاب و کامراں حیات

یوں بھر چکا ہے کیسۂ جاں کو مرا خدا
"ذکرِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے سرمایۂ حیات"

محمودؔ حمدِ خالقِ عالم کہے سدا
اس کام میں خدائے جہاں اس کو دے ثبات

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

انجام حمد گو کا ہے عافیت سراپا
یہ سُود ہے سراسر یہ منفعت سراپا

پائی فلاح اُس نے رب کی اماں میں آیا
ہے اپنی معصیت پر جو معذرت سراپا

اسْرٰی کی رات رب نے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بلایا
قصرِ دنیٰ میں دونوں تھے محویت سراپا

مالک! یہ دیں تجدُّد کی دستبُرد میں ہے
کچھ ہو چلے ہیں بندے لادینیت سراپا

ربِّ کریم! اس کے چنگُل سے دیں بچانا
اسلام کی ہے دشمن صیہونیت سراپا

ان کی ثنا و مدحت تقلید کبریا ہے
رب نے جنھیں بنایا معصومیت سراپا

ایوانِ حمد گوئی میں آ گیا ہے جب سے
محمودؔ بن گیا ہے معروضیت سراپا

("عنایت نعت" سے)

☆☆☆☆☆
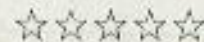
تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

ممنون لُطف ہائے کریم و غفُور سب
ہیں قدرتِ قدیر کے تابع اُمُور سب

تسبیح خواں ہیں رب کے وحوش و طیور سب
انسان اور فرشتے اور غلمان و حور سب

کاشف حقیقتوں کا ہے اللہ کا نظام
دُنیا کے ہیں نظام حقیقت سے دور سب

حکمِ خدا کی کس نے کی تعمیل کس قدر
دیں گے حساب آخرش روزِ نشُور سب

جتنا سمجھنا چاہتے ہیں اپنے رب کو لوگ
بے بس دکھائی دیتے ہیں عقل و شعور سب

حرفِ غلط ہیں دینِ خدائے کریم سے
الحاد و کُفر سارے فسُوق و فجُور سب

میں نے بہت لکھا ہے مگر یہ ہے واقعہ
ہیں حمد میں یا نعت میں میری سُطُور سب

دل میں جو روشنی ہے تو محمودؔ مان لو
رب خُود ہے نور، اس کے ہیں فرمان نور سب

☆☆☆☆☆
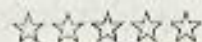
تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

ہوں جو الفاظ رقم حمد کے شایاں حاصل
ربُّ الارباب کا ہو جائے گا عرفاں حاصل

حاضری جس کی درِ کعبۂ خالق پہ ہوئی
ہو گا آخر کو اسے گلشنِ رضواں حاصل

وِرد کرتا ہُوا پایا ہے جو "یا شافی" کا
اس کو فی الفور ہُوا درد کا درماں حاصل

خشک پتھر جسے مکّہ میں دکھائے رب نے
طیبہ میں اس کو ہوا حُسنِ بہاراں حاصل

رَطب و یابس کا ہر اک علم اسے حاصل ہو
کاش انسان کو ہو حکمتِ قرآں حاصل

گُل عقیدت کے کِھلانے کی اگر خواہش ہو
باغِ تحمید سے ہوں شعر کی کلیاں حاصل

لطف و اکرامِ مہیمن کے میں قرباں جاؤں
ہو گیا چوتھا مجھے حمد کا دیواں حاصل

زندگی گزرے گی اس شخص کی سجدے کرتے
ہو گی محمودؔ جسے دانشِ بُرہاں حاصل

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

رات دن کرتے رہو محمودؔ تحمیدِ خدا
مالکِ کونین ہے جو، خالقِ ارض و سما

عظمتِ خالق ہے حدِّ عقلِ انساں سے ورا
لائقِ حمد و ثنا ہے مالکِ روزِ جزا

بے کس و بے بس ہر اک اُس کی طرف ہے دیکھتا
سب کا وہ مُشکل کُشا ہے، سب کا وہ حاجت روا

یوں تو تخلیقِ عوالم اُس نے کی، لیکن ہُوا
اشرف المخلوق انساں شاہکارِ کبریا

ہے خدا جو اپنی ہر تخلیق سے پنہاں رہا
تابِ رُویت لائے جس کی صرف اس کے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

طائرانِ خوش گلُو تک اس کے ہیں مدحت سرا
مستقل تحمید گُستر. دے وہ مجھ کو بھی بنا!

صرف وہ جس نے محبّت کی رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) سے
اس کو حاصل ہو سکا عرفان رب کی ذات کا

کب صلاحیت کوئی رب کی حقیقت پا سکے
حکمت و دانش ہو انساں کی کہ ہو فہم و ذکا

یہ زمیں، یہ آسماں اس کے کرم کی دین ہیں
رات دن کا یہ اُلٹ پھیر اُس کی رحمت سے ہُوا

البدیع و القویّ و الوکیل اللہ نے
ایک حرف "کُن" سے ہر اک چیز کو پیدا کیا

آب و خاک و باد و آتش میں خدا کی رُوح نے
عالمِ انسانیت کا دہر میں احیا کیا

مالکِ کُل! اس کو گردابِ معاصی سے نکال
اُمّتِ محبوب (ﷺ) کی کشتی کنارے سے لگا!

روح بھی اس کی رہے ساجد ترے دربار میں
ہے حواسِ خمسہ سے محمودؔ تجھ کو مانتا

....

جانتے تھے صرف اپنے رب کو محبوبِ خدا (ﷺ)
ہو ثنا و حمد کا حق کیسے بندے سے ادا

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

کام آئے حمدِ پاک میں حُسنِ مقال کیا
اس باب میں کسی کا بھی کوئی کمال کیا

آقا (ﷺ) نے ہم کو علم ہی ہونے نہیں دیا
ربِّ جلیل کا ہے غضب کیا، جلال کیا

اللہ کے کہے پہ بتا ہم کو چل سکا
اپنے لیے حرام ہے کیا اور حلال کیا

جو چاہے، جیسے چاہے، کرے ربِّ کائنات
مالک کے واسطے کوئی امرِ محال کیا

ہر چیز کیا اُسی کی بنائی ہُوئی نہیں
خلّاقِ کائنات نہیں ذُوالجلال کیا

بعد صلوٰۃ پوچھتا رہتا ہوں رب سے مَیں
طیبہ میں ہو سکے گا مِرا ارتحال کیا

ملحد کی فکر جتنی بھی چاہے، کرے تلاش
رب کے کسی بھی وصف کی لائے مثال کیا

رب کے بجائے پُوجتا ہے بُت مفاد کے
تجھ کو ذرا بھی آتا نہیں ہے خیال کیا
اقرار بالّلسان ہے توحید کا تو پھر
اَحکام ماننے میں ذرا قیل و قال کیا
ہم کو تو علم ہو نہ ہو اللہ کو ہے علم
کُفّار چل رہے ہیں مسلماں سے چال کیا
مُخلص نہیں ہے کوئی بھی لیڈر عوام سے
میرے خدا! نہیں ہے یہ قحطُ الرّجال کیا
محمودؔ مَیں ہوں حامدِ ربِّ جہاں، مجھے
''خورشیدِ حشر آنکھ دکھائے، مجال کیا''

....

چٹک کلیوں کی تحمیدِ الٰہی کی ہے اک صُورت
تو ہے قوسِ قزح اس کے جمالِ ذات پر حُجّت
حدِ تعیین سے ہے ماورا ذاتِ اُلُوہیّت
شہادت اس کی خلّاقی پہ ہے کونین کی وسعت

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

رحمتِ رحمان ہے پیہم کہ وہ مَنّان ہے
دور کر دیتا ہے سارے غم کہ وہ مَنّان ہے
نعمتیں اُس نے عطا کیں ہم کو بے حدّ و حساب
رب کے ہیں ممنونِ احساں ہم کہ وہ منان ہے
ہم کلام اُس کا پڑھیں یا عکسِ کعبہ کو تکیں
کرتے ہیں گردن کو اپنی خم کہ وہ منان ہے
آ پڑے اُفتاد کوئی یا کوئی مشکل پڑے
ہم پکاریں گے اُسے ہر دم کہ وہ منان ہے
خالقِ عالم کے احسانات کو دیکھیں تو ہم
کیوں نہ مانیں مُحسنِ عالم کہ وہ منان ہے
ابرِ اَلطاف و عنایاتِ خدا کے واسطے
ذکرِ مالک میں ہوں آنکھیں نم کہ وہ منان ہے
ہم نہ کیوں اظہارِ ممنونیّتِ خالق کریں
کہتے ہیں سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کہ وہ منان ہے
تم کو ہے محمودؔ حکمِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ)
حمد کہنا کر لو مستحکم کہ وہ مَنّان ہے

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہ

لامکاں ہے، لازماں ہے، لَا شریکَ لَہٗ
خالقِ کون و مکاں ہے لَا شریکَ لَہٗ
اپنی قدرت میں عیاں ہے لا شریک لہ
اور دلوں تک میں نہاں ہے لا شریک لہ
وہ جو دے دیتا ہے مردہ کھیتیوں کو زندگی
خالقیّت کا نشاں ہے لا شریک لہ
ہر جگہ بھی ہے، نظر بھی ہم کو آ سکتا نہیں
خود ہی وہ جانے، کہاں ہے لا شریک لہ
ذکر میں موجودگی اپنی جتا دیتا ہے وہ
ذکر جس جا ہو، وہاں ہے لا شریک لہ
بندے اس کی حکمرانی میں ہیں سب سُکھ چین سے
ایسا سچّا حکمراں ہے لا شریک لہ
ہے کریم و ارحم و رحمان و رزّاق و رؤف
ہر کسی پہ مہرباں ہے لا شریک لہ
زندگی ہر چیز کو محمودؔ دیتا ہے وہی
مالکِ ہر این و آں ہے لَا شریکَ لَہٗ

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہ

جو حروفِ حمدِ ربّ پہ صاد ہیں تابانیاں
سب اندھیروں سے وہی آزاد ہیں تابانیاں
بھول سکتے ہی نہیں ہیں حشر کے ہنگام تک
کعبۂ خالق کی ہم کو یاد ہیں تابانیاں
شہرِ ربّ و شہرِ سرور انس ﷺ سے جو حاصل ہو گئیں
گویا اک مجموعۂ اسناد ہیں تابانیاں
ہیں حرم دونوں ہی نورانیت افزا، نور زا
مکّہ و طیبہ میں لاتعداد ہیں تابانیاں
دیکھ کر کعبے کو، روح و جاں میں جو بس سی گئیں
رحمتِ رحمان کی رُوداد ہیں تابانیاں
آنکھوں کے رستے سے میرے دل میں وارد ہو گئیں
میری خواہش کو نہ شکلِ داد ہیں تابانیاں
مُعتبر لوگوں نے دیکھی ہیں جو بیت اللہ سے
رہنما و صاحبِ ارشاد ہیں تابانیاں
اصل تابانی کی ہے محمودؔ شہرِ نور میں
اور سب دُنیا کی بے بنیاد ہیں تابانیاں

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

میرے مالک! ہوئی پُرفتن انجمن
پائے تکریم و وقرِ کہن انجمن

اس کو بنیادِ ایقان دے ربّنا!
ہے گرفتارِ تخمین و ظن انجمن

نام رکھے ہوئے رہبروں کے سے ہیں
ہیں بنائے کھڑے راہ زن انجمن

ذاکرینِ خدائے مہیمن کا بھی
تذکرہ ہو نہ کیوں انجمن انجمن

نام جب لے لیا اپنے رحمان کا
ہو گئی بے نیازِ محن انجمن

سامنے مُلتزم کے اکٹھی ملے
چھوڑ کر اپنا پیارا وطن انجمن

رب عطا اذنِ تحمید گوئی کرے
دل میں رکھتی ہے ایسی لگن انجمن

گونجتی ہے صدا جس میں توحید کی
بن گئی میری جاں، میرا تن انجمن

اپنے ہونٹوں پہ حمدِ الٰہی لیے
کیوں بنائیں نہ سب ہم سخن انجمن

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

جو درِ خالقِ ہر کون و مکاں پہ پہنچے
سر جھکاتے ہیں وہ ٹیکے ہوئے اپنے گھٹنے

دیدِ کعبہ سے مُشرّف ہوں خدایا! سارے
جو تری حمد کے گاتے ہیں جہاں میں نغمے

چشمِ پُرنم جو سُوئے خانۂ کعبہ جھانکے
ابرِ اَلطاف و عنایات و سخاوت برسے

جو مدد دل سے رشیدؔ اپنے خدا سے مانگے
خطرِ اندوہ و مصائب سے وہ باہر نکلے

دامِ تزویرِ شیاطین میں مُلّا اُلجھے
ورنہ کیوں فقہی مباحث کی بنا پر لڑتے

مَیں نے یونہی تو نہیں حمد سرائی کی ہے
عرشِ وجدان سے جذبات سے یہ دل میں اُترے

پائے گا بندۂ رحمان عنایت وافر
مُلتزم سامنے ہو اور جو جھولی پھیلے

مانیں خالق کو تو مخلوق سے اُلفت رکھیں
یہ للک کاش ہر اک قلب کے اندر اُبھرے

حمد کافی ہے یا اَحکام بھی رب کے مانیں
اہلِ اخلاص کی اس باب میں رائے آئے

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہ

درِ خالق پہ لائے گا سلیقہ
عبادت کا سکھائے گا سلیقہ

اگر دل میں سمائے گا سلیقہ
قریبِ رب بلائے گا سلیقہ

سکھایا ہے رسولِ محترم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے
بہ پیشِ حق جھکائے گا سلیقہ

کرے گا دُور مارکہ جاہلیت
تمھیں آگے بڑھائے گا سلیقہ

جو بُعدِ راہِ خالق سے لگی ہے
اس آتش کو بجھائے گا سلیقہ

دکھائے گا منازل قُربِ حق کی
ہمیں رستہ بتائے گا سلیقہ

نہیں ہے دائمی کعبے سے دوری
بسُورو مت، ہنسائے گا سلیقہ

عمل احکامِ خالق پر کرو گے
تمھیں یہ کر دکھائے گا سلیقہ

☆☆☆☆☆
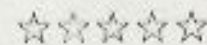
تحمیدِ رحمان جل شانہ

یہ سبزہ زار، یہ بُوٹے، یہ پھُول، یہ خوشے
کرم یہ سارے ہیں انساں پہ ربُّ العزت کے

ہمارے واسطے پیدا رؤف رب نے کیے
یہ کوہسار، یہ باغ اور راغ، یہ چشمے

سحاب لُطفِ خدا پر تو کوئی غور کرے
ہوائیں پھرتی ہیں پانی کو کیوں اُٹھائے ہوئے

ہر ایک شے جو وہ دیتا ہے سب کو بن مانگے
خمیدہ سر نہ درِ رب پہ کیوں زمانہ رہے

جو اِنس و وحش ہیں، طیر و نَبات ہیں سارے
ہر ایک شے کے بنائے غفُور نے جوڑے

ہزار دانش و حکمت جہان کی سوچے
وَرا ہے عظمتِ خالق عُقُولِ انساں سے

شعورِ آگہی ربِّ جہاں جسے بخشے
وہی مظاہرِ فطرت کی بات کو سمجھے

تلاشِ حق میں بہت راستے جہاں نے لیے
مگر خدا جسے چاہے، اُسے مراد ملے

تعلقات ہیں ربّ و رسول (ﷺ) میں گہرے
وہ ان کو چاہتا ہے اور یہ چاہتے ہیں اُسے

مُزَکّیِ سرورِ عالم حبیب (ﷺ) کو اپنے
خدا نے بھیجا ہے بندوں کے تزکیے کے لیے

تھے حکمِ رب سے دو رویہ ملائکہ کے پَرے
"جو سُوئے عرشِ معلّٰی رسولِ پاک (ﷺ) چلے"

کُھلا ہے راز یہ معراج کے حوالے سے
وہ جس پہ چاہے، حقیقت کے سارے در کھولے

جو اپنے نفس میں محمودؔ تُو ذرا جھانکے
تو اپنے آپ میں رب کی نشانیاں پائے

....

یہی مانتی ہے مری خوش مذاقی
وہ باقی ہے، ہر چیز فانی ہے باقی

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

دُنیا کے ڈھونڈتا ہی کیوں ہے آسرے کوئی
دل میں جلائے یادِ خدا کے دیے کوئی

جب قادر و قوی و صَمَد ہے فقط خدا
آگے کسی کے، رب کے سوا، کیوں جُھکے کوئی

سب معرفت کی منزلیں جھک کر اُسے ملیں
جب جادۂ ثنائے خدا پر چلے کوئی

ہو مُصحفِ حقیقت و عرفان تک رسا
اسباقِ اُنسِ خالقِ عالم پڑھے کوئی

وہ لائقِ محبّتِ ربِّ جلیل ہو
اسنادِ اِتّباعِ پیمبر (ﷺ) تو لے کوئی

فی الفور پائے دُنیا کی ساری بھلائیاں
اللہ کا کلام پڑھے اور سُنے کوئی

شکرِ خدا کی راہ ہے یہ، نوکری نہیں
مانگے تو کیوں عبادتِ رب کے صلے کوئی

رب ہے مُغیث، کیوں نہ وہ فرمائے گا مدد
طاعت کی راہ سے رکھے تو رابطے کوئی

پردے مشاہدات کے اُس پر سبھی کھُلیں
حمدِ خدا کرے جو سویرے سے کوئی

دیکھو یہی کہ لے کے گئی کون پاک ذات
حدِّ مکاں سے جا چکا تھا جب پرے کوئی

دیکھے گا وہ کہ اُس پہ پیمبر (ﷺ) ہیں مہرباں
مشغول حمدِ ربِّ جہاں میں رہے کوئی

لاہور سے بھی در پہ خدا نے بُلا لیا
رکھتے نہیں ہیں حیثیت یہ فاصلے کوئی

رب کو نہ مانے تو نہیں محمودؔ فائدہ
کرتا رہے بھلائیاں لاکھوں بھلے کوئی

....

خالقِ کون و مکاں، رحمان و ارحم اور کریم
الملک، الحیّ و الدائم ہے، الخبیر، العلیم

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

نور بے شُبہہ زمین و آسماں کا ہے خدا
سب سے پہلے جس نے نورِ مصطفیٰ (ﷺ) پیدا کیا

جو اُلٹ پھیر آتا ہے ہم کو نظر دن رات کا
یہ بھی ہے دراصل انسانوں پہ لطفِ کبریا

جاری جدِّ مصطفیٰ (ﷺ) کی ایڑیوں سے جو ہوا
آبِ زمزم سے نہیں بڑھ کر کوئی آبِ بقا

مصطفیٰ (ﷺ) نے "طَارِحِ لِّی" کا جو فقرہ کہہ دیا
عاصیوں کا بن گیا آمُرزگار ان کا خدا

انبیاءؑ تک میں نہیں کوئی حقیقت جانتا
ابتدا کیا خالقِ عالم کی ہے، کیا انتہا

حق ثنائے رب کا کر سکتا نہیں کوئی ادا
ہے ورائے فہمِ جنّ و اِنس شانِ کبریا

یوں لگا جیسے مجھے آقا و مولا (ﷺ) نے کہا
اس لیے میں نے کیا ہے حمدِ رب کا حوصلہ

ہے زمینِ شعر و انشا و ادب کی طُرفگی
مزرعِ نعتِ نبی (ﷺ) میں نخلِ تحمید و ثنا

خُود سے تو ان میں سے کوئی شے نہیں پیدا ہوئی
یہ زمیں مسطُوح اور یہ آسماں تاروں بھرا

کس کی ہیں تخلیق یہ سارے؟ فقط اللہ کی
بحر و بر، شمس و قمر، اِنس و مَلک، ارض و سما

آب و خاک و باد و آتش، سب کا ہے تخلیق کار
اک تناسُب، اک توازُن ان کو دیتا ہے خدا

الرّشید و اللّطیف و الشّکور و الرّءوف
الجلیل، الکافی، الحق ہے جہانوں کا خدا

الجمیل و البدیع و البصیر و السّمیع
ناصر و ستّار و غفّار و صَمد ہے کبریا

سامنے جو اہلِ ایماں کے ہے قرآنِ مبیں
ہے یہ دستورُ العمل خلّاقِ عالم کی عطا

یوں تو دُنیا میں کسی کو وہ نظر آتا نہیں
مالک و مولا کی جلوہ گُستری ہے ہر جگہ

میرے آقا (ﷺ) نے بتایا ہے کہ صرف اللہ ہے
خالقِ ہر نوعِ خلق و مالکِ روزِ جزا

خالقِ عالم کی معبودیّت، اپنی عبدیت
جب حقیقت ہے تو پھر کیا ادّعائے اتّقا

ہم جو اَحکامِ الٰہی پر نہیں کرتے عمل
یہ رویّہ اپنا، دوزخ میں ہمیں لے جائے گا

ربِّ عالم کا ہے جو محبوب، وہ لاریب ہے
''خوش خصال و خوش جمال و خوش لقا و خوش ادا''

غائب و حاضر ہوں دشمن دین کے، مولا! کبھی
عرض کرتے ہیں یہی محمودؔ کے دستِ دعا

....

رب کا جو قانون ہے، بدلا نہیں کرتا کبھی
تم کرو اس پر عمل تو پاؤ گے ہر بہتری

جس نے ہر نعمت عطا فرمائی ہے انسان کو
ہم پہ لازم ہے، کریں ہر وقت اس کی بندگی

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

مالک الملک! مرے لب پہ ہے مدحت تیری
یوں کہ قائم ہے ہر اک پہ حکومت تیری

جتنے بھی تو نے بنائے ہیں عوالم، ان میں
تیری عظمت ہے، جلالت تری، طاقت تیری

اپنے آقا (ﷺ) سے ہمیں یوں ہے تعلق وافر
تیرے محبوب (ﷺ) کی طاعت ہے اطاعت تیری

ہم کو اسلام کی بخشی ہے محبت تو نے
یہ کرم تیرا ہے یا رب! یہ عنایت تیری

تو نے فرمایا عطا قائدِ اعظمؒ ہم کو
لطف تیرا تھا، رضا تیری تھی، حکمت تیری

مُلک کی شکل میں پایا ہے تشخص ہم نے
یہ جو قائدؒ کی فراست تھی تو رحمت تیری

عرض محمودؔ یہ کرتا ہے خدایا! تجھ سے
چاہیے اُمّتِ سرکار (ﷺ) کو نُصرت تیری

("سرودِ نعت" سے)

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

اس میں ملتی ہیں ہدایات نمایاں رب کی
پئے تعمیل ہے ہر آیتِ قرآں رب کی

جس کے دل میں بھی محبت رہی رقصاں رب کی
معرفت اس کے لیے ہو گئی آساں رب کی

روشنی اس کے کرم سے ہے دلوں میں اپنے
شمعِ الطاف و عنایت ہے فروزاں رب کی

قُربِ "قَوْسَیْن" میں "مَازَاغ" بصارت والی
ایک شب ہستی تھی سرکار (ﷺ) کی مہماں رب کی

حکمراں خالقِ کونین، عوالم پہ ہے
جو ہے مخلوق، وہ ہے تابعِ فرماں رب کی

احسنِ تقویم کی فرمائی سند اس کو عطا
سب سے اچھی جو ہے مخلوق ہے انساں رب کی

جو مرے سرور و سرکارِ دو عالم (ﷺ) نے کی
وہ ہے تعریف جو ہے شان کے شایاں رب کی

کیوں کہ محمودؔ ہوں، حامد ہوں بفضلِ خالق
حمد کہتا ہوں میں تا حدِ امکاں رب کی

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہ

جو نظر آیا خدا کو سائلِ روحانیت
اُس کو فرمایا ہے اس نے قابلِ روحانیت

جو بھی ہے ذی روح، وہ ہے مائلِ روحانیت
عاملِ اسماء رب ہے عاقلِ روحانیت

تم سمجھنا چاہتے ہو تو سمجھ لو یہ کہ ہے
محفلِ تذکارِ وحدت محفلِ روحانیت

کشتیٔ عرفانِ مالک کو بڑھو تو دو قدم
سامنے پاؤ گے یک دم ساحلِ روحانیت

التفات و لُطفِ خلّاقِ دو عالم کے طفیل
بندہ ہو سکتا نہیں ہے غافلِ روحانیت

سنّتِ سرکار (ﷺ) سے ملتی ہے روحوں کو غذا،
بدعتِ سیّئہ رہی ہے قاتلِ روحانیت

روح کی تابندگی دونوں کریموں ہی سے ہے
ساتھ رب کے، مصطفیٰ (ﷺ) ہیں شاملِ روحانیت

معرفت محمودؔ خالق کی نہ حاصل کر سکے
غیر بھی یوں تو ہوئے ہیں قائلِ روحانیت

☆☆☆☆☆
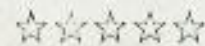
تحمیدِ رحمان جل شانہ

یہ جو چشمانِ محمودؔ میں نمی ہے رات دن
پیشِ خالق صُورتِ شرمندگی ہے رات دن

میری آنکھوں میں، دماغ و دل کے سب خلیات میں
خانۂ کعبہ ہے، طیبہ کی گلی ہے رات دن

مفتخر ہُوں صبح و شام زندگی پر اس لیے
دشمنانِ دینِ رب سے دشمنی ہے رات دن

شہرِ رب، شہرِ نبی (ﷺ) کا اُس نے پایا راستہ
جس کے افکار و عمل میں راستی ہے رات دن

میری عزّت و وقار کا، فخر و تبختُر کا سبب
حمد و نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) کی شاعری ہے رات دن

ذکرِ توحید و رسالت میں مگن رہتا ہُوں میں
میرے دل میں ایک کیفِ سرخوشی ہے رات دن

سربسجدہ جو رہا محمودؔ پیشِ کبریا
اُس کے رُوئے دل نشیں پر تازگی ہے رات دن

("تابشِ نعت" سے)

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ
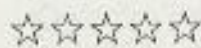
یہ درِ رب ہے یہ مِرا سر ہے
اور یہی خواہشوں کا جوہر ہے

لبِ اخترؔ پہ حمدِ داور ہے
جو ہے اندازِ وقفِ زباں پر ہے

میرا مالک جو میرا یاور ہے
حشر کا کب مجھے کوئی ڈر ہے

روح نے جو "بَلیٰ" الاپا تھا
وہ سبق اب بھی مجھ کو ازبر ہے

کر عطا ابرِ لطف کی بارش!
وہ ہے کعبہ یہ دیدۂ تر ہے

لب پہ ہے "رَبَّنَا ظَلَمْنَا" اور
تیرے گھر کا ہر ایک چکر ہے

نورِ خالق کی اک کرن سے سب
ماہ و اختر ہیں شاہ خاور ہے

اخترِ خلق ہے رشیدؔ مگر
حمد و نعتِ نبی (ﷺ) کا خوگر ہے

اس میں محمودؔ نام لکھا ہو
رب کا جو درگزر کا دفتر ہے

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ
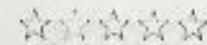
خدا کی حمد و ثنا مشتمل ہے تو سُرخیِ نُور
نہیں ہے نور سے اس کے، کوئی مساوی نور

نبی (ﷺ) کے پاس ہے جتنا، ہے اکتسابی نور
فقط غفور کا اصلی ہے اور دوامی نور

جہاں میں جتنا ہے رب نے یہ نور پھیلایا
مجازی نور ہے یہ وقتی ہے، طفیلی نور

قیام عدل کی نورانیت کا ہے رب سے
حقیقی مُنصِف و عادل ہے وہ، حقیقی نور

ضیا ہے سارے زمانے میں نورِ برحق کی
خدائے پاک کا پھیلا ہے بستی بستی نور

ہمیں نہیں ہے ذرا ظلمتِ جہاں سے خطر
ہے مُستعِد جو مدد کے لیے ہماری، نور

اسی سے اہلِ عزیمت ہوئے ہیں سب مومن
ثباتِ عزم کو لازم جو تھا خدائی نور

اَزَل سے یہ جو درخشاں ہیں تا اَبَد سارے
ہے مہر و ماہ و کواکب میں کبریائی نور

جہاں میں ہر جگہ ہے روشنی کی آمد و رفت
ہے مکّہ اور مدینہ کا اعتباری نور

نبی (ﷺ) ہیں مظہر کامل خدا کی ہستی کے
حبیب پاک (ﷺ) کی اس نے بنائی ہستی نور

حرم سے سدرہ تک رب نے یہ اہتمام کیا
کہ ہم رکاب تھا جبریل جیسا پنچھی نور

خدا نے سدرہ سے آگے جو رہنمائی کی
نبی (ﷺ) کے ساتھ وہاں چل نہ پایا ساتھی نور

خدائے پاک کی وحدانیت کے ذکر میں ہے
شکستِ ظُلمتِ الحاد کی گواہی نور

کرم سے رب کے، جو مَیں اُس کے در پہ جا پہنچا
تو ہر قدم میں مددگار تھا حضوری نور

مَیں بات کرتا ہوں مکّہ کے شہرِ دلکش کی
کہ دودھ نور ہے محمودؔ اور پانی نور

☆☆☆☆☆
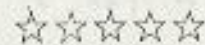
تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

شہرِ خالق میں کسی کی جو قضا آتی ہے
عرشِ رب سے اُسے آوازِ بقا آتی ہے

میری جاں جب بھی سُوئے بیتِ خُدا آتی ہے
ہاتھ میں لے کے عبادت کا ردِا آتی ہے

جس کے ہونٹوں پہ بھی تحمید و ثنا آتی ہے
اس کی تسکین کو کعبے سے صدا آتی ہے

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
ساتھ ساتھ اس کے، درِ رب کی فضا آتی ہے

اور کوئی بھی عبادت کے نہ لائق ٹھہرا
پہلے "اِلّا" سے جو اک ضربتِ "لَا" آتی ہے

رب کا مخلوق پہ یہ لطف و کرم ہے وافر
شُکر صد شُکر کہ دُھوپ آتی، ہَوا آتی ہے

سانس چلتی ہے جو یہ جسم کے اندر باہر
لِلّٰہِ الحمد کہ وہ حمد سرا آتی ہے

مجھ کو ہر سال بُلا لیتا ہے اپنے در پہ
میری عرضی ہے جو خالق کو منا آتی ہے

یہ جو محبوب (ﷺ) سے ملنے کی ہے رب کی خواہش
عرش و کُرسی کی مجھیں سیر کرا آتی ہے

رب کرے ملکِ خُداداد سلامت رہ جائے
آج ہر لب پہ یہی ایک دعا آتی ہے

اِس کا منبع ۔ ہے تو محمودؔ ہے نورِ خالق
جو مہ و مہر و کواکب میں ضیا آتی ہے

....

خالق اعظم ہے مُحیی اور مُمیت
ربِّ ہر عالم ہے مُحیی اور مُمیت

سرورِ کونین (ﷺ) ہمدم ہیں خدائے پاک کے
آپ (ﷺ) کا ہمدم ہے مُحیی اور مُمیت

زندگی دیتا ہے اور لیتا ہے وہ
منصرم پیہم ہے مُحیی اور مُمیت

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

جو سیکھ گیا الفتِ سرکار (ﷺ) میں جینا
آیا ہے اُسے حمد سرائی کا قرینہ

مَیں خالقِ کونین کے دربار میں پہنچا
ناصر جو ہُوا غوثِ معظّمؒ کا مہینا

جب سے مِری آنکھوں میں بسا جلوۂ کعبہ
دیدہ مِرا اُس دن سے ہُوا دیدۂ بینا

خامہ جو ملا ربِّ دو عالم کی ثنا کا
آیا ہے مِرے ہاتھ عقیدت کا خزینہ

ہے حبِّ نبی (ﷺ)، خوفِ خدا قلب میں جس کے
تنویر فزا کیوں نہ ہو اُس شخص کا سینہ

جو خالق و مالک کی نِعَم پر نہیں شاکر
بندہ کوئی دیکھا ہے بڑا اُس سے کمینہ؟

اللہ نے سُن لی کہ کہا کرتا تھا مَیں بھی
"کب دیکھیے بر آئے تمنّائے مدینہ"

ہے ذکرِ خداوندِ دو عالم جو لبوں پر
محمودؔ یہی بامِ عبادت کا ہے زینہ

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

بندہ ہُوں مَیں تو رب بڑا بندہ نواز ہے
بدعملیوں کا اپنی گو قصّہ دراز ہے

محبوب کا ہے اپنے محب سے مخاطبہ
معراج ایک "نکتۂ راز و نیاز" ہے

میری زباں پہ، میرے قلم پر یہ فضلِ حق
حمدِ خدا ہے، مدحتِ میرِ حجاز (ﷺ) ہے

یہ بھی تو ہے خدائے جہاں کا دیا ہُوا
جو زندگی میں اپنی نشیب و فراز ہے

میرا یہ ربطِ خاص ہے اپنے کریم سے
مَیں ہُوں نیاز مند، خدا بے نیاز ہے

رب کی بزرگی، عجز کو اپنے، ہُوں مانتا
میری یہی ادا تو ادائے نماز ہے

مالک! یہی ہے دین کی تیرے معاندت
صیہونیوں کی ہندوؤں سے سازباز ہے

محمودؔ ہوں کہ حامدِ ربِّ کریم ہُوں
ہستی کا میری، صرف یہی اک جواز ہے

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

پیش مالک جب ہُوا تھا میرا فن پہلے پہل
حمد خالق کا تھا ہونٹوں پر سُخن پہلے پہل

راس آیا اور خوش آیا خدا کی حمد کا
قامتِ تخیئل پر اک پیرہن پہلے پہل

میں نے اسمِ اعظم رحمان سے امداد لی
دل ہُوا جب مائلِ تخمین و ظن پہلے پہل

داعیہ اپنا تھا، نافذ دینِ حق ہو گا یہاں
جب دیا تھا خالقِ کُل نے وطن پہلے پہل

سن نواشی میں ہُوا حاضر درِ رحمان پر
نورِ رحمت کی ملی تھی جب کرن پہلے پہل

بعد میں رب نے تنوّع کر دیا ان کو عطا
ایک جیسے بے ثمر تھے باغ و بن پہلے پہل

والدہؒ کے ساتھ مکّہ میں، عزیزیّہ میں تھا
کام آئی لذّتِ کام و دہن پہلے پہل

مصطفیٰ (ﷺ) کے نور کی تخلیق کے باعث رشیدؔ
مدحتِ رب کا پھلا پھُولا چمن پہلے پہل

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

تو جو چاہے کہ ہو روشن مرا فردا' یا رب!
پوری کر خواہشِ تدفینِ مدینہ' یا رب!
تُو کرم کر دے تو ہو جائے گا ایسا' یا رب!
اہلِ اخلاص سے جُڑ جائے گا ناتا یا رب
تیری رحمت ہی قیامت میں بچائے گی ہمیں
اسی رحمت کی علامت ہے یہ دُنیا یا رب
درِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) کی زیارت کے ساتھ
ہم نے دیدار ترے گھر کا بھی چاہا' یا رب!
دیں کی ترویج ہوئی جاتی ہے دُنیا بھر میں
اور' پھٹا جاتا ہے دُشمن کا کلیجا یا رب!
عامۃُ النّاس کو مالُوف وطن میں ہر روز
مُقتدِر لوگ دیے جاتے ہیں دھوکا' یا رب!
لُطف فرما و کرم کوش ہو مجھ پر دائم
تیرے محبوب (ﷺ) کا بیٹا' مرا داتا' یا رب
کم تو محمودؔ پہ پہلے بھی نہیں ہیں ترے اکرام
زخمِ عصیاں کا بھی فرمانا مُداوا' یا رب!

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

ہو گا حاصل بس اسی بندے کو نُورِ آگہی
پائے تعمیلِ فرامینِ خدا سے جو خوشی
جس نے فرمودات قرآں پر عمل کی راہ لی
زندگی ٹھہرے گی اُس خوش بخت بندے کی بھلی
عجز سے پاتا ہے خالق سے عطایا آدمی
کارآمد ربُّ العزّت کے یہاں ہے عاجزی
دُنیا و عُقبیٰ میں تُو چاہے جو اپنی بہتری
پڑھ درودِ آقا (ﷺ) پہ اور کر اپنے رب کی بندگی
پیشِ بیت اللہ مَیں حاضر ہوا ہوں جب کبھی
مَیں نے دیکھا ہے کہ کام آئی وہاں پر خامشی
راہ اپنائیتوں کی رب نے دکھلائی ہمیں
چاہتا ہے اہلِ ایماں میں ہو ربطِ باہمی
جھُوٹے لوگوں پر کیا کرتا ہے لعنت کبریا
اپنے بندوں کو دکھاتا ہے وہ راہِ راستی

اپنے بندوں کو بدی سے بھی بچاتا ہے خدا
خیر کی توفیق بھی انساں کو دیتا ہے وہی

منشا خالق کا جو بہبودِ بنی آدم رہا
مصطفیٰ (ﷺ) کی شکل میں بھیجا نبیٔ آخری

چاہتا ہے ہم پہ شفقت کبریا اس واسطے
اس کی ہے تلقین، آقا (ﷺ) کی کریں ہم پیروی

ہاتفِ غیبی مجھے محمودؔ دیتا ہے ندا
ہو نہ حمدِ خالقِ کونین میں کوئی کمی

....

میرے سرکارِ جہاں (ﷺ) آخری مُلہَم اس کے
ہے خدا میرے پیمبر (ﷺ) کا خدائے مُلہِم

رافت و رحم ہے سرکار (ﷺ) کا ہم پہ وافر
لطف فرما ہے برابر کا خدائے مُلہِم

ایک ممدوح ہیں محبوب پیمبر (ﷺ) رب کے
دوسرا ممدوحِ سخنور کا خدائے مُلہِم

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

تُو ہی جہاں کا ہے خالق، جہاں کا مالک تُو
مرے خدا! ہے زمان و مکاں کا مالک تُو

زمیں بھی، عرش بھی، قصرِ دنا بھی تیرا ہے
مکاں کا بھی ہے جو ہے لامکاں کا مالک تو

یہ تیری قدرتِ کامل کے سب کرشمے ہیں
بہار تجھ سے ہے اور ہے خزاں کا مالک تو

توجّہ سے ہے خوشی، بے توجّہی سے اَلم
دلِ حزیں کا، دلِ شادماں کا مالک تو

یہ سارے تیری ہی تخلیق ہیں، مرے خالق
ہے طفل و زن کا تو پیر و جواں کا مالک تو

ہے دوری تجھ سے، گماں۔ لطف سے ترے ایقاں
مرے خدا! ہے یقین و گماں کا مالک تو

یہاں وہاں ہیں تعطّر کی صورتیں تجھ سے
ہے باغِ دہر، بہارِ جناں کا مالک تُو

کوئی بھی شے نہیں جو تیری ملکیت میں نہیں
ہے جن و انس کا، قدوسیاں کا مالک تو
کسی طرح کا مجھے خوف ہی نہیں، جب ہے
حقیقتاً مرے سود و زیاں کا مالک تو
ترے کرم سے ہی تو فکر کی نظافت ہے
ہر ایک نعت گو کا، حمد خواں کا مالک تو
تمنّا یہ ہے، ترے دین پر اسے واروں
ہے تیرا شکر کہ ہے میری جاں کا مالک تو
ہے یہ رشید بھی ربِّ جہاں! ترا حامد
ہے اس کے خامے کا، اس کی زباں کا مالک تو

....

خالقِ عوالم ہے، منعمِ حقیقی ہے
بے نیازی میں رب کی کب شریک کوئی ہے
چاہے جس کو عزّت دے، چاہے جس کو ذلّت دے
چاہے جو کرے مالک، اُس کی اپنی مرضی ہے

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

جو باغِ حمد سے رب نے کیے عطا غنچے
ہیں دل نشین و دل آویز و دل کشا غنچے
تعطّر ان سے کیا ہے شروع مالک نے
کرو جو غور تو اس کی ہیں ابتدا غنچے
جو دیکھو تم تو ہے یہ بھی کرشمۂ قدرت
چٹکنے پر بھی نظر آئے بے صدا غنچے
ہیں لطفِ ربِّ جہاں سے مسرّتیں میری
عطا کریں گے تبسّم کا حوصلہ غنچے
اساس یہ ہیں بہاروں کی، فضلِ خالق سے
ہوئے ہیں اس طرح بنیادِ ارتقا غنچے
معطّر ان کے ہی دم سے ہے باغ کا فردا
ہوئے ہیں خوشبوؤں کی سمت رہنما غنچے
مجھے یہ رحمتِ رحمان سے توقّع ہے
کبھی کریں گے مری اور اعتنا غنچے

کھُلا جو مُنہ تو اسی سے بہاریں پھُوٹ رہیں
ہیں یوں بھی قدرتِ قادر سے آشنا غنچے

یہ ذُوالجلال کی قدرت کے سب مظاہر ہیں
مُطیر ابر، گلستان، فضا، صبا، غنچے

رہا جو کرتے ہیں مشغول حمدِ خالق میں
تو عُنفُوانِ تک ہو جاتے ہیں رسا غنچے

بندھے لبوں سے اور خاموشیوں کے بندھن میں
ہمیشہ کرتے ہیں رحمان کی ثنا غنچے

کہ جس سے قدرتِ ربِّ غفُور واضح ہے
ہے حِسِّ شامّہ سے ایسا رابطہ غنچے

مشامِ جاں کو انھی سے خدا نے شاد کیا
یہ دیدہ زیب، یہ پیارے سے، عطر زا غنچے

خدایا! ان پہ ترشّح ہو ابرِ رحمت کا
حریمِ قلب میں بیٹھا ہُوں میں سجا غنچے

ترے حضور یہ میری ہے التجا، مولا!
قلوبِ اہلِ محبّت کے تُو کھلا غنچے

مَیں ان کو دیکھ کر خالق کو یاد کرتا ہوں
یہ پھول حبّذا محمودؔ مرحبا غنچے!

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

دل میں ہے حُبِّ غیرِ خدا پالنا وبال
درکار تجھ کو خیر ہے تو اس کو دے نکال

لب پر جو نعت گوؤں کے ہے حمد ذوالجلال
اس میں نہ حُبِّ جاہ ہے کوئی، نہ حُبِّ مال

کیا ہے حقیقت اپنے خدائے وَدُود کی
انسان کی سمجھ میں ہے آنا بہت محال

کندہ کیا نبی (ﷺ) نے دلِ مومنین پر
خلّاقِ کائنات کا ہر فضل، ہر کمال

ملتا ہے اُس کا بھی درِ رحمان سے جواب
پاتال دل میں پا رہا ہو جو نمُو سوال

افراط اور تفریط پسندِ خدا نہیں
مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہے اعتدال

ہر سمت حاکمیّتِ اعلیٰ خدا کی ہے
کیا شرق و غرب، کیا ہے جنوب اور کیا شمال

قرآں لَمْ یزَل میں بتایا گیا ہمیں
اپنے لیے حرام ہے کیا اور کیا حلال

دہشت ہے فتنہ ۔ اور ہے ارشادِ کبریا
فتنے کو ختم کرنے کی خاطر کرو قتال

معراج کے وقائع میں، رب و رسول (ﷺ) میں
آتا ہے کیا نظر کسی بندے کو انفصال؟

ہو تو بھروسا خالقِ ہر کائنات پہ
گرنے نہ دے گا، دیکھنا، لے گا تمھیں سنبھال

عصیاں شعاریوں سے لگے ہیں جو دل پہ زخم
ممکن ہے فضلِ رب سے فقط اُن کا اندمال

مخلوق پہ خدایا! تری یوں بھی ہے عطا
ہے سربراہ سب کا تُو، خلقت تری عیال

جب مشکلات آئیں، پکارو کریم کو
حرفِ غلط نہ ہو گا کیوں ہر رنج، ہر ملال

ہم کو ہے اپنے ارحم و رحمان پہ یقیں
آئے تو آئے گا دلِ کافر میں احتمال

احکام پہ خدا کے، عمل ہو تو ختم ہو
اعمال میں ہمارے جو حسنات کا ہے کال

سوچوں پہ یہ کرم ہے خدا کا کہ ہو گئی
"خاکِ مدینہ سُرمۂ بینائیِ خیال"

محمودؔ کب یہ ذلّت و خواری ہے بے سبب
رب کے کہے پہ ہم نہ چلے، پا لیا وبال

....

مرجعِ خلقِ خدا ہے اپنے رب کا آستاں
بے نشاں ہے وہ مگر اس کے ہیں ہر جا پر نشاں

جنّ و انساں ہی نہیں کرتے ہیں مالک کی ثنا
قُمری، کویل اور پپیہا تک ہیں سب تحمید خواں

اس کی تو شادابیاں قائم ہیں یومُ الدّین تک
باغِ حمد و نعت میں در آئے گی کیونکر خزاں

کیسے احسانات گنوائے بشر رحمان کے
ذہن ہے شل، علم بے وُقعت ہے اور عاجز زباں

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

ویسے تو چاہتا ہے ہر انسان ارتقا
پر ارتقا ہے وہ جو دے رحمان ارتقا

دیتی ہے جو تلاوتِ قرآن ارتقا
وہ ارتقا ہے رفعتوں کی جان ارتقا

تحمید گوؤں کے لیے ہیں سب بلندیاں
حمدِ خدا ہو یہ ہے آسان ارتقا

آگے خدا کے ہاتھ وہ پھیلا رہا ہے یوں
انسان کا جبلی ہے ارمان ارتقا

تعمیلِ حکمِ خالقِ عالم میں دن گزار
اور عقل ساتھ دے تو اسے مان ارتقا

انسان بن نہ پائے گا' قانونِ رب ہے یہ
جتنا بھی کر سکے کرے حیوان ارتقا

ہر سال دیدِ کعبہ سے ہوتا ہوں فیض یاب
لوگوں کو کر رہا ہے یہ حیران ارتقا

جتنا درِ خدا کے وہ ہوتا گیا قریب
پاتے گئے رشید کے اوسان ارتقا

☆☆☆☆☆
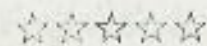
تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

یہ دیدۂ بینائے بشر کس کے لیے ہے
کعبے کے سوا ذوقِ نظر کس کے لیے ہے

یہ زندگی جان و جگر کس کے لیے ہے
خالق کے سوا دل کا یہ گھر کس کے لیے ہے

کس در پہ جھکایا ہے ہمیں سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وسلم) نے
ساجد تو ہے انسان مگر کس کے لیے ہے

گر شکرِ خداوند کا اظہار نہیں تو
انفاسِ بشر کا یہ سفر کس کے لیے ہے

کعبہ ہی نہیں راس کا اگر مرکز و محور
پھر سلسلۂ تارِ نظر کس کے لیے ہے

مٹی سے نمودار کیا پودا تو کس نے
پھل پھول سے پُر شاخِ شجر کس کے لیے ہے

انسان کو کیا اشرفِ مخلوق خدا نے
کس کے لیے یہ شمس؛ قمر کس کے لیے ہے

گر تجھ کو نہیں کرنی ہے خالق کی ثنا ہی
یہ تیرا سُخن کیا، یہ ہُنر کس کے لیے ہے

اک مانتا ہے رب کو نہیں مانتا دوجا
کس کے لیے ساحل ہے، بھنور کس کے لیے ہے

سوچا بھی کبھی تو نے ہے اے بندۂ خالق!
سجدے کے سوا تیرا یہ سر کس کے لیے ہے

لاہور سے میں مُلکِ عرب کو جو چلا ہوں
آنکھوں میں ندامت کا گُہر کس کے لیے ہے

گننے میں تو احسان خدا آ نہیں سکتے
تسبیح بدست آج بشر کس کے لیے ہے

لکھنی ہی نہ محمودؔ جو ہو حمدِ الٰہی
ہاتھوں میں یہ جبریل کا پر کس کے لیے ہے

("صدائے نعت" سے)

....

رب کے اکرام و عنایت کے احاطے کا سوال
ذہنِ انساں میں سما پائے، یہ ہے امرِ محال

☆☆☆☆☆
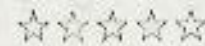
تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

ذوقِ صلوات گزاری دیا ہم کو کس نے
اس رہِ راست پہ دوڑایا قلم کو کس نے

کر دیا اپنی محبّت کے سبب، قدرت نے
لائقِ صلِّ علیٰ نورِ قدم کو کس نے

ہم سے پڑھوا کے صلوٰۃ آقا و مولا (ﷺ) پہ، کیا
مائلِ لطفِ شہِ عرب و عجم کو کس نے

ذوق کیا ہم کو دیا "صلِّ علیٰ" کہنے کا
عام اس طرح کیا اپنے کرم کو کس نے

باغِ صلوات میں یہ کس نے کہا تھا، چہکوں
مُلکِ مومن کی، کیا باغِ ارم کو کس نے

وردِ صلوات میں تسکین کی صورت دے دی
دور فرمایا غم و رنج و الم کو کس نے

جو درود آپ (ﷺ) پہ بھیجے، اُسے رحمت گھیرے
مرتبے بخشے ہیں یہ شاہِ اُمم (ﷺ) کو کس نے

پڑھ کے صلوات، یہ چلتا ہی چلا جاتا ہے
سرنگوں ایسے کیا میرے قلم کو کس نے

کس جگہ پہلے ہوئی "صلِ اللہ علی" کی محفل
یوں اٹھایا تھا محبت کے علَم کو کس نے

جب کہے "صلِ علی" چرخ کو جھک کر چومے
ایسی بخشی ہے بلندی سرِ خم کو کس نے

جب درود آقا (ﷺ) پہ بھیجا کسی رنجیدہ نے
اس کی قسمت سے کیا دور الم کو کس نے

کون خود بھیجتا ہے سرورِ عالم (ﷺ) پہ درود
لامکاں بخشا ہے آقا (ﷺ) کے قدم کو کس نے

ہاتھ پھیلے ہوں، جھکا سر ہو، لبوں پہ ہو درود
ادب اس طرح سکھا رکھا ہے ہم کو کس نے

کس نے محمودؔ کے ہونٹوں کو دیا ذوقِ درود
دید کا شوق دیا دیدۂ نم کو کس نے

(مجلّٰی علی الصلوٰۃ" سے)

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

جو شخص ہوا غوطہ زنِ بحرِ عقیدت
اللہ نے کی اس کو عطا دانش و حکمت

کچھ شبہ نہیں، قدرتِ قادر کی بدولت
گہرائی ہے دریاؤں کی، کہساروں کی رفعت

پتّا بھی نہیں ہلتا بغیر اذنِ خدا کے
ہر چیز پہ اللہ کا ہے قبضۂ قدرت

گر تیری تمنّا ہے کہ رب تک ہو رسائی
درکار ہے اس کے لیے آقا (ﷺ) کی وساطت

کشکولِ دعا میرا بھرا، دیکھ لے دنیا
اللہ عطا کر دے جو خیراتِ اجابت

در رب کی عنایات و عطایا کا کھلا ہے
اور چہرۂ کعبہ پہ عبارت ہے سخاوت

آیات ہیں اللہ کی، نفسوں میں ہمارے
پائی ہے لطافت تو ہوئی دور کثافت

ہے ظاہر و باطن کا وہی جاننے والا
خالق ہی سے ہے نور فزا دیدۂ فطرت
پا سکتا کوئی کیسے عِلم ذاتِ خدا کو
بیکار ہے اس باب میں سب فہم و فراست
جب ہم کو وجود اُس کے کرم ہی سے ملا ہے
تو حشر میں بھی لطف خدا کی ہے ضرورت
اللہ کے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کملی کا ہے سایہ
کیا خوف، بڑھے جتنی قیامت کی تمازت
وہ چاہے تو اک دم میں مسلمان کے عنقا
ہوں رنج و غم و کُلفت و اندوہ و صُعُوبت
انسان ہو تم، اشرفِ مخلوق ہوئے ہو
تسبیحِ الٰہی میں نہ کرنا کبھی غفلت
الفاظ و معانی کا ہے خالق تو خدا ہے
محمودؔ کے اشعار بھی ہیں اس کی عنایت

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

ہر کام کا الٰہی ہے فاعلِ حقیقی
اُس کے سوا نہ کوئی ہے فاعلِ حقیقی
قادر قدیر ہستی ہے فاعلِ حقیقی
وہ خالقِ حقیقی ہے فاعلِ حقیقی
بھیجے نبی ہدایت دینے کو تو اسی نے
سوچو تو اصل ہادی ہے فاعلِ حقیقی
تخلیق بھی اُسی نے سارے جہاں کیے ہیں
ہر اک جہاں کو کافی ہے فاعلِ حقیقی
ماحی ہے سب گناہوں، ساری خطاؤں کا وہ
بے آسرا کا حامی ہے فاعلِ حقیقی
اَمراض بھی اُسی کے پیدا کیے ہوئے ہیں
اور ہر مَرض کا شافی ہے فاعلِ حقیقی
بندوں کی خاطر اُس نے اسلام کو چُنا ہے
یوں، دینِ حق کی سُرخی ہے فاعلِ حقیقی
محمودؔ نور اس کا ہر سمت جلوہ گر ہے
جس کی ہے ہر تجلّی، ہے فاعلِ حقیقی

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

نعت و حمد رب سے جو منسوب ہے مقبولیت
صرف وہ رحمان سے مطلوب ہے مقبولیت

ہو ریا بنیاد تو معیوب ہے مقبولیت
بارگاہِ رب میں وہ معتوب ہے مقبولیت

ہو جو محصور درود مصطفیٰ صلِّ علیٰ
اُس دعا کے سامنے مجذوب ہے مقبولیت

تُو رہا جو سجدہ ریز بارگاہِ کبریا
لوحِ قسمت پر تری، مکتوب ہے مقبولیت

میں رہوں تعمیلِ حکم خالق و معبود میں
اس حوالے سے ملے تو خوب ہے مقبولیت

جو ملے غیر خدا کی مدحت و توصیف میں
میں سمجھتا ہوں کہ وہ معیوب ہے مقبولیت

حکم عدولی میں خدا کی، گر کوئی معروف ہو
خوب رُسوائی ہے اور ناخوب ہے مقبولیت

یہ بطورِ حامدِ خالق اگر ہو نامور
اس طرح محمودؔ کو محبوب ہے مقبولیت

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

واحد یہی ہے نکتہ اختر کی شاعری کا
حامد ہوں میں خدا کا، نعت ہوں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا

اپنائے جادو دل سے خالق کی بندگی کا
بس، اصل میں یہی ہے اعزاز آدمی کا

کعبے میں جا کے پایا یہ حال مُتّقی کا
قصّہ مری کہی کا، قصّہ تھا اُن کہی کا

جاتا ہوں رب کے گھر کو، یہ فیصلہ ہے جی کا
ملتا ہے مجھ کو موقع ہر سال حاضری کا

بیتِ خدا میں پایا اعزاز خامشی کا
تعیینِ رُخ ہوا ہے اختر کی زندگی کا

وردِ درود اس کا ہے شغل ہر گھڑی کا
اس باب میں ہے قائل محمودؔ شافعی کا

دربارِ کبریا میں، بیتِ خدائے کل میں
دیکھا ہے گُنگ ہونا مختار کے دُھنی کا

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

حمد بے حد ہے سزاوار خدائے دو جہاں
جس کا ذکرِ پاک ہے وجہِ قرارِ قلب و جاں

انضباط کائنات اک حرف "کُن" سے کر دیا
انبساط و غم کا خالق کون ہے اُس کے سوا

آگ کو حدّت عطا کی ہے، روانی آب کو
پھول کو رنگت تو نُزہت گلشنِ شاداب کو

اس کے جلووں کا ہے مظہر یہ جہانِ کُن فکاں
بے نشاں خود ہے، نشاں اس کے ہیں عالم میں عیاں

ابنِ آدم کے لیے کر دی مسخّر کائنات
سب علوم اس کو سکھائے از پئے عرفانِ ذات

مُلحد و زندیق ہوں یا متّقی و پارسا
خالق و رازق وہی سب کا ہے، وہ سب کا خدا

شکر اُس کی نعمتوں سے کیا ہو بندوں سے ادا
بیکراں رحمت ہے اس کی، لطف ہے بے انتہا

حاصل رہا سہارا دونوں ہی گو ہمیشہ
رب کے کرم کا مجھ کو زاہد کو زُہد ہی کا

کعبے کا کالا کوٹھا ہر دل میں بس گیا ہے
جو حُسن کا مُرقّع، منبع ہے دل کشی کا

قرآن نے حقیقت واضح یہ ہم پہ کر دی
بس، اتباعِ آقا (ﷺ) رستہ ہے راستی کا

ابرِ عطائے رب نے دل پر کیا ترشّح
نکلا یہی نتیجہ بندے کی عاجزی کا

ہمراہ والدہؒ کے جب پہلی حاضری تھی
تھا زندگی میں گویا جھونکا وہ تازگی کا

اُس سے محبّت اُس کا خالق نہ کیوں کرے گا
وہ جس کو ہے سلیقہ آقا (ﷺ) کی پیروی کا

برسے سحابِ رحمت ربِّ جہاں کا مجھ پہ
بس، ایک یہ تقاضا ہے چشمِ شبنمی کا

محمودؔ رب نے اپنے محبوب مصطفیٰ (ﷺ) کو
اعزاز دے دیا ہے نبیوںؑ کی سروری کا

☆☆☆☆☆

اس کی عظمت کو پہنچ سکتے نہیں فکر و خیال
اس کا ہے ذکرِ مقدس ماورائے قیل و قال
جس طرح بے مثل ہے محمودؔ ربِّ ذوالجلال
ہے حبیب (ﷺ) اس کا جہاں میں بے نظیر و بے مثال

رب نے بخشا ہے جہاں شب کو اندھیروں کا سُکُوں
نور عطا فرما دیا ہے نجم و مہر و ماہ کو
خالقِ عالم کے کہنے پر شبِ معراج میں
سرورِ عالم (ﷺ) نے چھوڑا راہ میں ہمراہ کو
ہم سمجھ سکتے نہیں کیسے بچاتا ہے خدا
نیل سے موسیٰ کو آتش سے خلیل اللہ کو
حاضری کا اذن جب رحمان نے ان کو دیا
کر دیا محمودؔ نے بے وقر سدِّ راہ کو

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

چلی تھی داتا نگر سے جو اک سوالی ہوا
بنی ہے کعبۂ خالق میں انتثالی ہوا
وہ جس نے سارے جہاں میں سُکُون پھیلایا
خدا کے دینِ متیں کی ہے وہ مثالی ہوا
ز راہِ چشمِ خجالت مدیحِ حق کے لیے
گُہر کی شکل میں نکلی ہے انفعالی ہوا
قبالے لائی ہے غُفران و رُستگاری کے
کہیں دیارِ خدا سے چلی ہے خالی ہوا؟
خدا نے اپنے حبیبِ کریم (ﷺ) کی خاطر
دَنــا کے قصر سے بھیجی تھی اک وصالی ہوا
مشاعرے جو ردیفی چلے تو ان سے چلی
ثنائے ربّ و پیمبر (ﷺ) کی خوش مقالی ہوا
عوام سارے پریشان حال ہیں مالک!
گرانی کی وہ چلائی گئی ہے کالی ہوا

خدایا! جھوٹ کے جھکڑ میں مُندگئیں آنکھیں
لگا رہی ہے تھپیڑے ہمیں خیالی ہَوا
وقارِ مُلک کو محمودؔ ہو گا جب حاصل
جو بے یقینی کی اِس سے خدا نے ٹالی ہوا

....

شفیق اپنی سب مخلوق پر بہت ہے خدا
یہ ساری دُنیا' یہ سارا عیال رب کا ہے
ہے میری عبدیت' معبودیت خدا کی ہے
جو میرے خواب میں بھی ہے' خیال رب کا ہے
ازل اَبَد ہیں اُسی سے' یہاں وہاں ہے وہی
یہ سارا ماضی و فردا و حال رب کا ہے
جہان بھر نے یہ تقسیمِ کار دیکھی ہے
جمال میرے نبی (ﷺ) کا' جلال رب کا ہے
حضور (ﷺ) مظہرِ کامل ہیں ذاتِ خالق کے
وصالِ سرورِ عالم (ﷺ) وصال رب کا ہے

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

جو کچھ بھی ہے از تحتِ ثریٰ تا بہ ثُریّا
دُنیاؤں کی ہر شے پہ تصرّف ہے خدا کا
ہر شے پہ ہے قانون تو مالک ہی کا چلتا
گر حکم نہ رب کا ہو تو پتّا نہیں ہلتا
کس طرح کسی بندے کو خالق نظر آتا
آنکھوں سے ہے اوجھل کہ دلوں میں ہے وہ رہتا
مجھ کو جو کیا اُمّتِ محبوب (ﷺ) میں پیدا
تو بندگی رب کی ہے مِرا خلقی تقاضا
دل عاملِ صلواتِ نبی (ﷺ) رکھنا ہمیشہ
ہونٹوں پہ رہیں خالقِ کونین کے اَسما
ہے "صَلِّ عَلیٰ" رب کا بھی' میرا بھی وظیفہ
کام آئے گا محشر میں یہی ایک حوالہ
سب لوگ اگر چاہیں بھی تو ہو نہیں سکتا
اکرام و عنایاتِ الٰہی کا احاطہ

تحمید سے مَیں عہدہ بُرآ ہوں بھی تو کیسے
مَیں بندۂ خاکی ہوں تو وہ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

اللہ کی عظمت ہو کہ قُدرت کہ بزرگی
مخلوق کے ادراک و تصوّر سے ہے بالا

پھیلائے رکھو دامن دریوزہ گری کو
مُعطی ہے خدا، اس کے خزانوں میں کمی کیا

جو چاہے کرے ربِّ دو عالم کہ اُسی نے
آتش کو براہیمؑ کی خاطر کِیا ٹھنڈا

دل میں ہو ترے یادِ خداوند تعالیٰ
ہر وقت رہے ہونٹوں پہ بھی نام اُسی کا

کم کرتے ہیں قرآنِ خدا کی جو تلاوت
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

محمودؔ جو حامد ہے تو یہ رب کا کرم ہے
ناعت پہ وہ چاہے تو کرے حمد کا اِلقا

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمٰن جل شانہٗ

خواہش ہے زخمِ معصیت کے اندمال کی
روزی خدایا! مجھ کو عطا کر حلال کی

ربِّ جہاں کے شہر کا دل میں خیال ہے
الفت نہیں ہے قلب میں مال و منال کی

گھر میں خدا کے حاضری جاری رہے سدا
میں نے تمنّا دل میں رکھی ہے کمال کی

رب ہے کریم تو ہو گنجائش حیات میں
اندوہ و رنج و درد کی کیا، کیا ملال کی

اس نے جو شعرِ حمدِ خدا میں رقم کیا
خوش قسمتی ہے شاعرِ شیریں مقال کی

تخلیق کی ہیں ساری ہی سمتیں کریم نے
ہے بات شرق و غرب و جنوب و شمال کی

حاجات پوری ساری ہی کرتا ہے کبریا
اطفال کی، اِناث کی ہوں یا رِجال کی

یہ شہر مولدِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے، وہ قیام گاہ
پرواز ہی یہیں تلک پائی خیال کی

آئے خدایا! مجھ کو پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شہر میں
آئی تو آخرش ہے گھڑی ارتحال کی

کیسے نہ ربِّ کعبہ کا اس پر ہو لطفِ خاص
الفت جو دل میں رکھتا ہو آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل کی

جو اپنی "میں" کو مار کر کعبہ کو آ گیا
ہے مُلتزم پہ کب اسے حاجت سوال کی

خالق جب ان کا بے عدیل و بے مثال ہے
کرنا نفی میں بات نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مثال کی

اَحکامِ رب سے ہم نے جو صرفِ نظر کیا
توجیہ ہے جہاں میں یہ اپنے زوال کی

محمودؔ بیتِ رب میں ہوئی حاضری تو پھر
گنجائشِ شمار نہیں ماہ و سال کی

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

ہمارے سر پہ یہ جو نیلگوں افلاک کی چھت ہے
خدا کی رحمت و رافت کی اک زندہ علامت ہے

جو یہ سایہ فگن قدّوس کا ابرِ عنایت ہے
مُعاوِن اس کرامت میں مرا اشکِ ندامت ہے

جو قرآں ربِّ ہر عالم کے حُکموں سے عبارت ہے
تو کردارِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہر حرفِ خالق کی وضاحت ہے

ہر اک عالَم کی خاطر رب کا جو حرفِ سکینت ہے
وہی تو رحمۃٌ للعالمیں کی معنویّت ہے

خدا ہے دینے والا عزّت و ذلّت ہر اک شے کو
یہی دیں کی وضاحت ہے، یہی سرِّ حقیقت ہے

اُسی صنّاع کی تخلیق کردہ ہے ہر اک صنعت
ہر اک قرطاس پر، ہر اک زباں پر یہ حکایت ہے

وہی نورِ ازل ہے، اس سے ہے ہر روشنی قائم
تجلّی طور پر جس کی، دنا میں جس کی رُویت ہے

ہے قربت ایک حد تک سب تعلّق دار لوگوں سے
قریب شہ رگِ جاں تو فقط اک ربُّ العزّت ہے

پسِ مُردن جلائے گا وہی، جو پیدا کرتا ہے
وہ خلّاقِ عوالم، مالکِ روزِ قیامت ہے

اسی کے ہاتھ میں ہے فیصلے کی طاقت و قدرت
کلامِ ربِّ عالم میں بیاں یہ بالصّراحت ہے

مُرتّب شکل جو دیتی ہے نظمِ ہر دو عالم کو
وہی تو مالک و مختار کی نادیدہ قوّت ہے

مکمّل شکل میں دیکھیں گے جس کو لوگ محشر میں
وہ سب ربِّ دو عالم ہی کی جبروت و جلالت ہے

کبھی ہم غور اپنے آپ میں کر لیں تو سمجھیں گے
کہ ربِّ لم یزل کی بے نہایت ہر عنایت ہے

جو ہم تسبیحِ اسمائے خدا کرتے ہیں روزانہ
برائے مغفرت اک مشغلہ یہ بھی غنیمت ہے

خدا کی اک صفت تک کو سمجھ سکنا ہے ناممکن
جو ہم سے حمد ہوتی ہے، بقدرِ استطاعت ہے

تم ارشاداتِ مالک کی حقیقت کو اگر سمجھو
"پئے تکمیلِ ایماں شرط اقرارِ رسالت ہے"

نگاہِ لُطف ہے محمودؔ خالق کی مری جانب
مجھے حاصل جو حمد و نعت کی خدمت کا خلعت ہے

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

ہے مرے جذبِ دل و روح و جگر کا غمّاز
طیرِ تخیّل کی یُوں سُوئے عرب ہے پرواز

کامیابی کا حقیقت میں یہی ہے رستہ
اسمِ خالق سے ہر اک کام کا کرنا آغاز

ہے الگ طرز، الگ رنگ، الگ بولی ہے
رب کی توصیف میں ہر شے ہے مگر نغمہ طراز

نعت پر ربِّ جہاں نے تھا لگایا مجھ کو
حمد کی سمت توجّہ ہے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اعجاز

خوابِ خوش روز نظر آتا ہے مجھ کو جیسے
سُوئے حرمین مجھے لے کے اُڑا جائے جہاز

کامراں دُنیا و عُقبیٰ میں وہ خوش قسمت ہے
حمدِ خلّاقِ دو عالم کا جو پائے اعزاز

یہ ہمارے لیے ارشاداتِ خُداوندی ہے
بُغض و کینہ نہ رکھیں دل میں، نہ ہو حرص، نہ آز

ہے پکڑ سخت بہت ربِّ نبی (ﷺ) کی، لوگو!
یوں تو کرتا بھی ہے ظالم کی خدا رَسّی دراز

اپنے خالق کو پکارو تو گدازِ دل سے
ہو ادا ایسے تو کیوں ہو گی نہ مقبول نماز

تیرے اَحکام سے ہٹ کر ہے ذلیل و رُسوا
اپنی رحمت سے خدایا! تو مسلماں کو نواز

مجھ کو کعبہ کی قسم، مجھ کو مدینہ کی قسم
''دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنّائے حجاز''

ہیں وہاں طیبہ و بطحا کے نظارے دلکش
''دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنّائے حجاز''

حامدِ ربِّ جہاں، ناعتِ سرکار (ﷺ) ہوں مَیں
میری ہستی کا یہی ایک ہے محمودؔ جواز

....

طُور پر تو اک تجلّی تھی خدائے پاک کی
لامکاں پر جانے والے جان پائے ذات کو

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

ہے تخیل کا سمندر آج اتنا موجزن
حمد کا اور نعت کا دل میں ہے دریا موجزن

خامۂ تحمید سے جذبات کی موجوں میں ہے
صفحۂ قرطاس پر اِنشاء و اِملا موجزن

اُن کو کرتا ہی نہیں سیراب زمزم سے خدا
ہر رگِ جاں میں ہے جن لوگوں کے، صہبا موجزن

حکمِ مالک پر فضائل کو کیا کر اختیار
کیوں رذائل کے سمندر میں ہے بے جا موجزن

تم اگر تعمیلِ اَحکامِ خدا کرتے نہیں
ہے تمھارے قُلزُمِ قسمت میں گھاٹا موجزن

نعت کے اور حمد کے بحرِ عقیدت میں مرے
ہیں چناب و جہلم و راوی و گنگا موجزن

مُلتزم پر گڑگڑاتا ہوں خدا کے سامنے
روز خوابوں میں یہی پاتا ہوں سپنا موجزن

چاہی جب منجدھار میں محمودؔ نے رب کی مدد
قعر ساکن ہو گیا ہے اور کنارہ موجزن

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

سرکار (ﷺ) کے اخلاق کی تنویر عطا ہو
اللہ! مجھے خواب کی تعبیر عطا ہو

اے ربِّ جہاں! لفظ کو تاثیر عطا ہو
تحمید کو ایسی مجھے تحریر عطا ہو

اللہ کی رسّی کو یہ مضبوطی سے پکڑیں
ملّت کو وہ اخلاص کی زنجیر عطا ہو

ہم کو ہے خدایا! ترے انوار کی حاجت
ظلمت سے نمٹنے کو بھی تدبیر عطا ہو

تو نے جو صحابہؓ کو عطا کی تھی الٰہی!
جذبوں کی وہی قوّتِ تسخیر عطا ہو

ہو نقش مرے قلبِ منوّر پہ جو مالک!
ایسی مجھے حرمین کی تصویر عطا ہو

تخریب میں مصروف ہیں بندے مرے مولا!
کاش! ایسوں کو بھی جذبۂ تعمیر عطا ہو

محمودؔ دعاگو ہے الٰہی کہ ہمیں پھر
دُنیا میں وہی عزّت و توقیر عطا ہو

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

شہرِ آقا (ﷺ) میں بلایا ہے قضا نے ہم کو
کی ہے اِلقا یہ خبر ربِّ علا نے ہم کو

ربِّ اَرحم نے طلب اب کے بھی فرمایا ہے
اک خبر اچھّی یہ پہنچائی صبا نے ہم کو

رہبری کی جو طلب اپنے خدا سے ہم نے
خضر خود آنے کو ہیں راہ بتانے ہم کو

اپنے ہونٹوں پہ نہ ہو شکر خدا کا کیونکر
دی ہے توقیر بہت اُس کی ثنا نے ہم کو

اُترے انوارِ خدا اِس طرح اپنے دل میں
روشنی بخشی ہے اک شمعِ ہدیٰ نے ہم کو

پا کے خلّاقِ دو عالم کا اشارہ آخر
آئے سرکار (ﷺ) سرِ حشر چھڑانے ہم کو

ہو اہم اپنے لیے اپنے پیمبر (ﷺ) کی رضا
رہ دکھائی ہے یہی رب کی رضا نے ہم کو

ہم کو ہر سال ہی آتا ہے بُلاوا محمودؔ
ایسا اپنایا ہے کعبے کی فضا نے ہم کو

☆☆☆☆☆

ماہنامہ "نعت" لاہور ۔ جولائی 2010 ۔ تحمیدِ رحمان

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

مقبول ہوں خدایا! تری بارگاہ میں
پنہاں عقیدتیں جو ہیں کعبے کی چاہ میں

اُس اُنس کی نہ کوئی بھی پہنچا ہے تھاہ تک
جو تھا الٰہ اور حبیبِ الٰہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں

تھا مُلتزم کے سامنے نہوڑائے سر جو میں
اک استغاثہ سا تھا مری ہر کراہ میں

رب کا کرم ہُوا تو تھا حرفِ غلط سبھی
جتنا رقم تھا بندے کی فردِ سیاہ میں

مرکز ہے کعبہ بے زر و ثروت نصیب کا
تفریق کیا یہاں ہے گدا اور شاہ میں

بندوں سے اس کے، جس کو محبت رہی، اسے
خلّاق کائنات رکھے گا نگاہ میں

جس کا عمل رہا ہے قیام و قعُود کا
وہ شخص ہے خدائے جہاں کی پناہ میں

محمودؔ اس سے حمدِ خدا جب رقم ہوئی
اک روشنی سی پائی ہے کلکِ گیاہ میں

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہٗ

نعتیں کہو غفُور کی حمد و ثنا کے بعد
"صَلِّ عَلَی الرَّسُوْل" ہو یادِ خدا کے بعد

رب کا کرم جو خاص ہے بندوں کے واسطے
ملتا ہے وہ، متابعتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد

اُسلوب دیکھو کیسا کلامِ خدا کا ہے
ہر خاص خاص بات کہی ہے "الّا" کے بعد

پھر پھُونکی رب نے روح تو بھیجا زمیں پہ
آدمؑ کو خاک و آتش و آب و ہَوا کے بعد

تھیں سازشیں تو آمدِ سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پیشتر
اب کچھ خلاف کعبہ نہیں، ابرہہ کے بعد

غُسل و وضو نماز سے پہلے ہے لازمی
حمدِ خدائے پاک کہو اِتّقا کے بعد

چودہ سو سال پہلے خدا نے بتا دیا
پہنچی ہے آج دُنیا جہاں ارتقا کے بعد

رب نے جو پیدا اُمّتِ محبوب (ﷺ) میں کیا
سب حاجتیں تمام ہوئیں اس عطا کے بعد

ہو لحن دلپذیر میں نعتِ رسولِ پاک (ﷺ)
سازِ نفس پہ نغمۂ حمدِ خدا کے بعد

بھیجوں میں عرض عاجزی کعبہ کس کے ہاتھ
اُمڈی ہوئی گھٹا کے، سنکتی ہوا کے بعد

کرتا تھا پہلے خانۂ کعبہ کو میں سلام
شہرِ نبی (ﷺ) کو چلتا تھا اس ابتدا کے بعد

دو نام ہیں جو وجہِ سکون و قرار ہیں
"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

محمودؔ میری دور ہوئی ہیں علالتیں
کھاتا رہا دوائیں بھی لیکن دعا کے بعد

....

خالقِ جملہ عوالم برتر از وہم و گماں
ہے ورا حدِ تعیّن سے خدائے ہر جہاں

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

تیرا رب ہے تری شاہ رگ سے قریں
یوں، تری آنکھ اُسے دیکھ سکتی نہیں

مالکِ ہر جہاں، خالقِ آن و ایں
جس کی عظمت دلوں میں ہوئی جاگزیں

جب ہُوا ذکرِ رب قلب کا ہم نشیں
آفتیں جتنی بھی تھیں، وہ سر سے ٹلیں

سب کا ہے داد رس، سب کا فریاد رس
اکرم الاکرمیں، احسن الخالقیں

ہیں کروروں نکاتِ صفاتِ خدا
حق ثنا کا ادا ہونا ممکن نہیں

رب نے رکھے فلزات کہسار میں
آدمی کو وسائل دیے بہتریں

رب ہے ناعتِ نبی (ﷺ) اس کے وصّاف ہیں
دیکھی اپنائیت ایسی کس نے کہیں

وہ جو قدّوس و غفّار و وہّاب ہے
اس کی رزّاقیت کا ہے سب کو یقیں
روشنی وہ ہے فانوسِ توحید میں
کفر و ظلمت کی شمعیں سبھی جل بُجھیں
لفظ شایانِ شانِ خدائے جہاں
تھے یا نہیں ۔ ہم نے حمدیں رکھیں
استفادہ جو رب کی عطا سے کیا
ساری نومیدیاں اپنی عنقا ہوئیں
جب ہُوا مجھ پہ لطفِ خدا و نبی (ﷺ)
خواہشیں سُوئے کعبہ جُھکتی چلیں
صبحیں رخشاں ہیں پُر ہول راتوں کی بھی
رب کی آیات ہر وقت ہم کو ملیں
رب سے جو جو بھی کچھ مانگا' وہ مل گیا
جا کے مکّہ میں آشائیں پوری ہوئیں
آتش و آب و خاک و ہوا سے کیا
آدمی خلق' یہ رحمتیں رب کی تھیں

صاحبِ وہب و الطاف و اکرام کا
دیکھ کر مُلتزم میری آنکھیں کھُلیں
پانی پر ہے زمیں' بے ستُوں ہے فلک
ایسے قائم ہوئے آسمان و زمیں
رب کا دستور محفوظ و مصئون ہے
ہم نے آیاتِ قرآن دل سے پڑھیں
جس نے انوارِ توحیدِ رب پا لیے
اُس کو دیکھا ہے دُنیا نے عُزلت نشیں
رب کے اور اُس کے محبوب (ﷺ) کے ماسوا
"بیکسوں کا یہاں اور کوئی نہیں"
رب نے دی ہے صلاحیّتِ فکر و فن
حمد گوئی کا محمودؔ یوں ہے امیں

....

شک نہیں اس میں' کوئی کیسے کرے گا قال و قیل
لا بُدی و لازمی ہے طاعتِ ربِّ جلیل
وہ جہاں قہّار ہے' رحمان و ارحم بھی تو ہے
پردہ پوشِ عاصیاں ہے بے مثیل و بے عدیل

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہ

ہے قرآں میں ہر فقرۂ رب درخشاں
ہیں الفاظ نورانی، مطلب درخشاں

یہ فیضِ ثنا و مدحِ خدا ہے
ہوئی جاں معطّر، ہوئے لب درخشاں

جو ہو روشنی دل میں حبِّ خدا کی
ستارہ مقدّر کا ہو تب درخشاں

جنھوں نے کیا تجزیہ اس کا، پایا
ہے دینِ کبریا کا مہذّب، درخشاں

محبّت رہی جن کو مخلوقِ رب سے
دیا ان کو خالق نے منصب درخشاں

پیمبر (ﷺ) نے پہنچایا انسانیت تک
خدا کا عطا کردہ مذہب درخشاں

ہوا اُن سے غفّار و منّان راضی
صحابہؓ تھے سرکار (ﷺ) کے سب درخشاں

جو محمودؔ تو حامدِ کبریا ہے
ترا روز روشن، تری شب درخشاں

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہ

دربارِ کبریا میں جو بندہ رسا ہوا
امن و سلامتی میں وہ محصور ہو گیا

بندے کی عاجزی ہے پسندیدۂ خدا
یہ کیا کہ رب کے گھر کو چلو، ساتھ ہو لیا

آئے گا آخر سامنے سارا کیا دھرا
دے گا قدیر حشر میں سب کو جزا سزا

میں نے جو بار بار عرب کا سفر کیا
حمدِ خدا و نعتِ نبی (ﷺ) کا ملا صلہ

اُس نے جو ہم کو نعتِ نبی (ﷺ) پر لگا دیا
ہم پر بہت کریم ہے محمودؔ کبریا

خلّاقِ ہر جہاں نہیں اُس کے سوا کوئی
تخلیق کبریا کی ہیں، کیا ارض، کیا سما

آئے جو کام سامنے آنکھوں کے، مومنو!
پیشِ نظر ہو آپ کے اللہ کی رضا

جو چاہے وہ بنائے، جو چاہے بگاڑ دے

ہر چیز کی ہے دستِ خدا میں فنا، بقا

دُنیا میں سربلند ہیں، عُقبیٰ میں کامیاب

غیرِ خُدا کے آگے نہ جس جس کا سر جھکا

پہلے وہ بندہ ہو درِ سرور (ﷺ) پہ سرنگوں

کرنا جو چاہے خالق ہر شے سے رابطہ

پڑھتا ہُوں یُوں بھی سُورۂ اَحزاب بیش تر

"صَلِّ عَلیٰ" کا اس نے قرینہ سکھا دیا

خُوشنُودیٔ خدائے جہاں سامنے رہے

جو کچھ کروں نہ اُس میں ریا کا ہو شائبہ

حکمِ خدا پہ سارے ملائک تھے مُجتمع

"اک دور چل رہا تھا درود و سلام کا"

پارس ہے ذرّہ ذرّہ وہاں کا بہ فضلِ رب

محمودؔ خاکِ طیبہ و مکّہ ہے کیمیا!

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

دیں کی کتاب خاص ہے، دیں کا نصاب خاص

دُنیا میں لایا جس سے خدا انقلاب خاص

جو شعر لکھا حمدِ خدائے جلیل میں

آقا (ﷺ) سے میں نے اس کا رکھا انتساب خاص

مومن کی زندگی میں ہو اس سے مطابقت

ہے ضابطہ حیات کا اُمُّ الکتاب خاص

خلوت میں مصطفیٰ (ﷺ) کو بلایا غفُور نے

سب انبیاء میں ان کا رہا انتخاب خاص

اس پر جو نقش پائے نبی (ﷺ) ثبت ہو گیا

اجرامِ چرخ میں ہُوا ہے ماہتاب خاص

جس کا رہا ہے سابقہ اور لاحقہ درود

ہر وہ دعا تو ہوتی رہی مستجاب خاص

دربارِ مصطفیٰ (ﷺ) میں ہوئی جس کی حاضری

وہ بارگاہِ رب میں ہُوا باریاب خاص

تعبیر اس کی رب نے مسلسل دکھائی ہے
دیکھا جو حاضری کا نواحی میں خواب خاص

کرتا سوال رحمت سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اوٹ سے
آئے گا بارگاہِ خدا سے جواب خاص

"مَازَاغ" کی نگاہیں ہی اس کو اٹھا سکیں
وحدت کے چہرے پہ جو پڑی ہے نقاب خاص

القاب یوں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خدا نے بہت دیے
"یَاَیُّھَا الرَّسُوْلُ" رہا ہے خطاب خاص

جس میں رچی ہوئی ہے قدومِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بُو
ربّ و نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شہروں کی پائی تُراب خاص

بندوں سے جو بھی پیار کا کرتے نہیں سلوک
رب نے رکھے ہیں ایسوں کی خاطر عذاب خاص

جس رات رب نے سیر کرائی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو
اس رات بھی تھے آپ ہی عزّت مآب خاص

محمودؔ اس کو حرف پڑھا ہے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے
جو تھا کتابِ عشق میں وحدت کا باب خاص

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

اجازت کچھ ثنائے کبریا کے باب میں پانا
کوئی کم تو نہیں اکرام یہ واجب ہے شکرانہ

ہمارے واسطے تو اپنا خالق بھی تھا انجانا
کہا آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تو ہم نے اُسے اپنا خدا مانا

خدا کی یاد سے غافل نہیں رہتا ہے جو بندہ
مُسن ہو طفلِ کم سن ہو۔ حقیقت میں ہے فرزانہ

اگر ایمان پختہ اُس کا ہو معبود پر اپنے
تو ناممکن ہے شیطاں کے لیے مومن کو بہکانا

بتانے ہیں ہمیں بندوں کو اُحکامِ خدا' لیکن
کہا اللہ نے' ابلاغ ہو ان کا حکیمانہ

اسے مخلوق کی یادوں میں ہر دم زندہ رہنا ہے
جسے ہو یادِ خالق سے مُقدّر اپنا چمکانا

ولی اللہ کہلانے کے قابل تھے وہی انساں
بنے تبلیغِ حق کردار تھا جن کا سفیرانہ

زبانِ عجز میں کرتا ہوں تحمیدِ خدا' یارو!
نہ حُسنِ شاعری اس میں' نہ فقرے ہیں ادیبانہ

هر اک حرفِ تعلّی حمد میں حرفِ غلط سمجھو
رعونت ہے بے جواز اس میں کسی شاعر کا اترانا
کسی کے سامنے آیا نہیں جو مالک و مولا
ملا اپنے حبیبِ محترم (ﷺ) سے بے حجابانہ
ہُوئیں کیا پردۂ اِسرا میں باتیں اُن کی آپس میں
"فاوحیٰ" سے یہ ظاہر ہے کہ تھا کچھ رازدارانہ
جنھیں پہچان تھی رب کی، اُنھوں نے یہ بتایا ہے
کہ جس نے خُود کو پہچانا، اسی نے رب کو پہچانا
وساطت اختیار آقا و مولا (ﷺ) کی کیے رکھنا
جو ہے ربّ جہاں تک عرض اپنی تم کو پہنچانا
مری حمدوں میں بھی نعتِ نبی (ﷺ) کا رنگ پیدا ہے
کسی حد تک مرا طرزِ سُخن یُوں ہے جُداگانہ
نہ جانے "رہنمایانِ وطن" گُمراہ کتنے ہیں
خدا کے دشمنوں سے کر چکے پُختہ جو یارانہ
وہاں اس طرح حُسنِ تام کو رکھا ہے مالک نے
"کہ سینہ ارضِ طیبہ کا بنا رشکِ پری خانہ"
کسی میں تم اگر محمودؔ کچھ خوفِ خدا پاؤ
اُسی خُوش بخت انساں کو بطورِ دوست اپنانا

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہ

حمدِ رحمان ہے دراصل سعادت اپنی
اپنی خُوش بختی ہے اِس میں ہے صلابت اپنی
رب کی تکوینِ عوالم میں تھی حکمت اپنی
قوّت اپنی، کمال اپنا تھا، قدرت اپنی
بھیج کر صورتِ محبوب (ﷺ) میں رحمت اپنی
وہ دکھاتا ہے جہانوں کو مشیّت اپنی
اُس نے محبوب (ﷺ) کی خاطر رکھی رُویت اپنی
یوں کہ ان کو ہی دکھائی تھی حقیقت اپنی
حمدِ خلّاق جہاں کی ہے تو اِس کا باعث
اپنا وجدان ہے، فہم اپنا، فراست اپنی
مُلتزم مرجع ہے دنیا کے مسلمانوں کا
اور حَجَر بوسی ہے تمہید ثقافت اپنی
اس میں مالک کے ہیں احکام عمل کرنے کو
پڑھ کے قرآں کو کھُلی چشم بصیرت اپنی
حاکمیّت ہے جہانوں کی سزاوار اسی کو
جس نے رکھی ہے دلوں پر بھی حکومت اپنی

رکھا طاعت میں مگن تز و بیاں کو لیکن
سونپی اللہ نے آدم کو نیابت اپنی

اپنی بے عملی، جنہ کاری، سیہ کاری پر
جا کے کعبے میں کُھلی چشمِ ندامت اپنی

بے ادب رب کا ہوا، حکم عدولی کی تھی
مُوئے شیطان لعیں یوں بھی ہے نفرت اپنی

بخشی محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بندوں کو خدائے کُل نے
بخشش اپنی، عطا اپنی، عنایت اپنی

کیا نہیں جانتا سب میرے حوائج مالک
کیا ضروری ہے کہ بتلاؤں ضرورت اپنی

حشر میں نعت کی اللہ اجازت دے گا
کام آ جائے گی اس باب میں رغبت اپنی

کیسے انجام پہ پہنچائے گی لوگو! سوچو
دینِ خالق کے شعائر سے بغاوت اپنی

ہر طرف ملک میں دہشت کی پَر افشانی ہے
اسمِ اعظم ہی سے ممکن ہے حفاظت اپنی

رزہ اعصاب پہ محمودؔ نہ کیوں ہو طاری
جب دکھاتا ہے خدا شانِ جلالت اپنی

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جلّ شانہٗ

اصل میں ہے ربِّ عالم قبلۂ حاجاتِ دہر
لا شریک اللہ، محکم قبلۂ حاجاتِ دہر

حاجتیں اُس کے سوا ہے کون، جو پُوری کرے
مانتے ہیں اس کو یوں ہم قبلۂ حاجاتِ دہر

اُن پہ فرماتا ہے الطاف و کرم کی بارشیں
دیکھے جن آنکھوں کو پُرنم قبلۂ حاجاتِ دہر

مادحِ محبوبِ خالق (صلی اللہ علیہ وسلم) ہُوں ہیں، لیکن ان سے ہے
مدح میں پھر بھی مُقدم قبلۂ حاجاتِ دہر

خالق و رازق وہی ہے ساری مخلوقات کا
مالکِ کُل ہے مُسلّم قبلۂ حاجاتِ دہر

حاجتیں کرتا ہے پوری سب کی، اس پر نعمتیں
کرتا ہے سب کو فراہم قبلۂ حاجاتِ دہر

ہم ہیں اُمت میں رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی، ہے اس لیے
لطف فرما ہم پہ پیہم قبلۂ حاجاتِ دہر

حامدِ رب اس لیے محمودؔ ہے باالتزام
کرتا ہے الطاف کب کم قبلۂ حاجاتِ دہر

☆☆☆☆☆

تحمیدِ رحمان جل شانہ

جو بندہ حمد و نعت ہی کی شاعری چُنے
وہ آخرت میں اپنے لیے بہتری چُنے

اپنی طرف کو کھینچتی ہیں راہیں بیسیوں
منزل کو پا سکے جو رہِ بندگی چنے

کھبے ہیں جی ہوئی نظریں سبھی، مگر
خوش قسمتی تو آنکھ کوئی شبنمی چنے

پوری کرے گا تیری سبھی خواہشیں خدا
ہنگامِ حاضری میں تو جو خامشی چنے

بھیجے تو سب رسول اسی نے جہان میں
محبوبیت کو رب نے رسول آخری (صلی اللہ علیہ وسلم) چنے

آئے نگاہِ خالق و مالک میں بالیقیں
جو اپنے واسطے رہِ نعتِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) چنے

اُحکامِ کبریا سے جو کرتا ہے احتراز
اپنے لیے وہ گویا رہِ خودکشی چنے

محمودؔ جس کو رب کی رضا کی ہوں خواہشیں
اپنے لیے وہ سادگی و راستی چنے

☆☆☆☆☆

شاعرِ نعت راجا رشید محمود کی حمدیہ کاوشیں

1- حمد میں نعت

یہ شاعرِ نعت راجا رشید محمود کا پہلا حمدیہ اور ۳۳واں اُردو مجموعۂ نعت تھا' جو ۲۰۰۵ میں چھپا۔ اس کی ۶۶ منظومات کے ہر شعر میں رب کریم جل و علا کی حمد و ثنا کے ساتھ ساتھ اس کے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نعت و توصیف بھی تھی۔ ۱۲۰ صفحات کی اس کاوش کا انتساب اُردو کے اولین صاحب کتاب حمد گو مفتی غلام سرور لاہوری کے نام تھا۔ نمونے کے طور پر تین مطلعے درج کیے جاتے ہیں

خدایا! جو نہاں تھا پیڑ اسے کر کے عیاں تو نے
رکیا مہمان اپنا مصطفیٰ ﷺ کو اپنے ہاں تو نے

یوں رسولِ پاک ﷺ نے توحید پھیلائی تری
مالکِ کُل! ہو گئی خلقت تمنائی تری

توجہ ہے ترے محبوب ﷺ کی اور اعتنا تیرا
کہ میں ہوں نعت گو سرکار ﷺ کا' مدحت سرا تیرا

2- تجوّد تحیّت

۲۰۰۷ میں شائع ہونے والے اس مجموعۂ حمد میں بھی ''اللہ'' کے اعداد کی نسبت سے ۶۶ حمدیں تھیں۔ ۱۴۴ صفحات کے اس مجموعے کے بھی تین مطلعے نقل کیے جاتے ہیں۔

خدا ظاہر بھی' باطن بھی ہے' ہر شے میں بھی' تنہا بھی
پسِ پردہ بھی رہتا ہے مگر ہے جلوہ فرما بھی

پدموں کو سنکھوں تک کو کریں آپ گو شمار
رب کی نِعَم کا ہو نہیں سکتا کہ ہو شمار

خدا ہے مالک و مولا سبھی روحوں کا' جانوں کا
وہ رازق ساری مخلوقات کا' خالق جہانوں کا

3-خدائے شہرِ زمن

۲۰۰۸ میں شائع ہونے والے ۶۶ حمدیہ کاوشوں کے اس مجموعے کا انتساب ''حمد گو نعت گستروں کے نام'' ہے۔ تین مطلعے دیکھیے:

وہ جس اساس پہ قائم ہُوا بقا کا نظام
ہے رب کے لطف کا' اکرام کا' عطا کا نظام

....

توسّع فکر سے ارفع ہے خالق کی مشیّت کا
مری کب مقدرت میں ہے بیاں قادر کی قدرت کا

....

میں حمد کہہ کے یوں ہوا مسرور خود بخود
اندوہ و ابتلا ہوئے کافور خود بخود

4-تحمیدِ رحمان

۲۰۱۰ کا مجموعۂ حمد۔۶۶ حمدیں۔نمونۂ کلام:

یہ سبزہ زار' یہ بُوٹے' یہ پھول' یہ خوشے
کرم یہ سارے ہیں انساں پہ ربِّ العزّت کے

....

جو کچھ بھی ہے از تحتِ ثریٰ تا بہ ثریّا
دُنیاؤں کی ہر شے یہ تصرّف ہے خدا کا

....

ہمارے سر پہ یہ جو نیلگوں افلاک کی چھت ہے
خدا کی رحمت و رافت کی اک زندہ علامت ہے

....

دیں کی کتاب خاص ہے' دیں کا نصاب خاص
دُنیا میں لایا جس سے خدا انقلاب خاص

شاعرِ نعت کے مطبوعہ منتخباتِ حمد

۱۔حمدِ باری تعالیٰ

ماہنامہ ''نعت'' کا اجرا ۱۹۸۸ میں ہُوا تھا۔ اس کا پہلا شمارہ ''حمد باری تعالیٰ نمبر'' (جنوری ۱۹۸۸) تھا۔ ۱۱۲ صفحات کی اس کاوش میں صرف دو حمدیں شامل تھیں جن میں حمد کے ساتھ ساتھ نعت کا ایک آدھ شعر بھی ضرور شامل ہے۔ ان ۲۷ حمدوں کے علاوہ نثر میں بھی حمد کے موضوع پر سات مضامین ہیں۔

۲۔حمدِ خالق

۲۳۲ صفحات کا یہ انتخاب ۲۰۰۳ میں تین صفحات کے مقدمے کے ساتھ شائع ہوا۔ تقدیم میں اس وقت تک سامنے آنے والی حمدیہ کاوشوں کا محاکمہ ہے۔ انتخاب میں ۱۴۱ شعرا کی ایسی حمدیں حوالے کے ساتھ شامل ہیں جو پہلے سے موجود اہم منتخبات میں نہیں تھیں۔ آخر میں ''حمد و نعت'' کے عنوان سے بھی تیس کے قریب منظومات شامل ہیں۔

۳۔نقوش۔قرآن نمبر۔جلد چہارم میں ''اردو میں حمدیہ شاعری کا انتخاب''

اس کاوش میں ۷۸ مرحوم شعرا اور ۱۳ زندہ شعرا کا حمدیہ کلام ہے۔ یہ حصہ صفحہ ۱۴ سے ۶۷ تک ہے۔ قریباً ۸۵ فی صد مرحوم شعرا کے حالاتِ زندگی بھی درج ہیں۔